نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ

قادیان دارالامان سے

ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

جلد ۱۳

نمبر ۹

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں ایک بار

ایڈیٹر

محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

چندہ سالانہ ۲ روپے

ماہ مئی ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پُر مسرت تقاریب

"یہ روز کرم مبارک سبحان من یرانی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صاحبزادی سیّدہ امۃ القیوم صاحبہ کا نکاح صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔ ۷ مئی بعد نماز عصر صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس مبارک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے تین سَو کے قریب ہر طبقہ کے مرد اصحاب مدعو تھے جنکی تواضع مٹھائی۔ پھل۔ لیمونیڈ اور چائے سے کی گئی۔ مدعو اصحاب میں تیس کے قریب مقامی غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ بھی تھے۔ غیر مسلم اصحاب کے لئے کھانے پینے کا انتظام علیحدہ تھا۔ براتیوں کے آنے پر ناشتہ شروع ہوا۔ اور اس کے ختم ہونے پر حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

اس تقریب میں شمولیت کے لئے پشاور، میانوالی ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ لاہور اور دہلی سے حضرت امیر المومنین اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں مہمان تشریف لائے ہوئے تھے۔

۹ مئی بعد نماز مغرب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت نہایت وسیع پیمانہ پر دی۔ جس کا انتظام مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نوجوان اور بچے علاوہ دوسرے اصحاب کے کھانا کھلانے میں مصروف رہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت ولیمہ نہایت عمدگی کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔

ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان کے افراد کی خدمت میں مخلصانہ ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس شادی کو ہر رنگ اور ہر پہلو سے جماعت احمدیہ اور اسلام کیلئے بابرکت بنائے۔ اسکے عظیم الشان نتائج پیدا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت کے متعلق جو بشارات بیان فرمائی ہیں ان کا اسے مصداق بنائے۔

دوسری پُر مسرت تقریب اللہ تعالیٰ نے یہ پیدا فرمائی کہ ۱۱ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے خلف حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ایکہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اس تقریب سعید پر بھی ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت نتائج کا موجب بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معارف القرآن

یعنی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درس قرآن شریف کے نوٹ

مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان

سورۃ البروج پارہ ۳۰

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے کس طرح انتظام کیا ہوا ہے۔ برج مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جن سے سورج گذرتا ہے۔ اور کس طرح ہر ایک کام اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے۔ غلہ بویا جاتا ہے لیکن اسی وقت زمین سے نکل کر پک نہیں جاتا بلکہ ایک مقررہ مدت کے بعد تیار ہوتا ہے۔ رنج و راحت، خوشی اور غمی، بھلائی و برائی سب کے لئے اوقات مقرر ہیں۔ وہ چیزیں جن سے انسان نفع اٹھاتا ہے۔ وہ بھی اور وہ جو اس کے نقصان کا باعث ہوتی ہیں وہ بھی وقت مقررہ کے بعد ہی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ تو جب سارا کارخانہ خدائی ہی وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ کے ماتحت ہے۔ اور تم تمام کاموں میں یہی نظارہ دیکھتے ہو۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے عذابوں کے متعلق جن کے لئے بھی وقت مقرر ہے۔ تم کہہ اٹھتے ہو۔ کہ کیوں جھٹ پٹ نہیں آجاتے۔ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ جب وہ چاہیگا عذاب نازل کر دے گا۔

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس انتظام کو اور یوم موعود و شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ تم ان دونوں شہادتوں پر غور کر کے دیکھو کہ خدا تعالیٰ کے کام ہو تو ضرور جاتے ہیں۔ لیکن اپنے وقت پر ہوتے ہیں۔ اسی یوم موعود کو شہادت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یوم موعود کیا ہے؟ (۱) جنگ بدر یوم موعود ہے۔ کیونکہ قرآن شریف سے پہلی الہامی کتابوں میں اسکی پیشگوئی موجود ہے۔ اور اسی جنگ سے اسلامی فتوحات کی ابتدا شروع ہوئی ہے۔ (۲) جنگ احزاب اسکی خبر بھی قبل از وقت دی گئی تھی۔ (۳) فتح مکہ۔ اسکے متعلق بھی خبر دی گئی تھی۔ (۴) مسیح موعودؑ کا زمانہ۔ اس کے نام کے ساتھ بھی موعود کا لفظ رکھا گیا ہے۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۙ اسی طرح ہم حاضر ہونے والے اور حاضر کئے گئے۔ دونوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ شاہد کے معنے قیامت، یوم جمعہ، یوم عرفہ اور ہستی باریتعالیٰ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سب گواہیاں ہیں اس بات کی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ کہ وہ لوگ جو ایمان والوں اور ایمان والیوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ سمجھ لیں کہ اگر وہ باز نہ آئے تو ان کو سخت عذاب دیا جائیگا۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّ هُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ ؕ یعنی ہلاک کئے گئے۔ اصحاب الاخدود وہ آگ ہے بڑے ایندھن والی جس وقت کہ وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو کچھ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے۔ اس کے نگران تھے۔ اسے دیکھ رہے تھے

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ؕ اور وہ کوئی عیب کی بات مومنوں میں نہیں دیکھتے تھے۔ مگر یہ کہ وہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے جو کہ بڑا غالب اور تمام تعریفوں والا ہے۔ اور وہ خدا جس کے پاس آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے۔ اور اللہ تو ہر ایک چیز کا نگران ہے۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں جبکہ عیسائیوں میں توحید تھی۔ ایک بادشاہ نے ان کو جلا دیا تھا۔ اور پھر اسپر عذاب نازل ہوا۔ اور وہ بھی جلایا گیا۔ یہ تو واقعہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ آجکل اتنا کام اس سے لیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے کسی زمانے میں نہیں لیا گیا سرنگیں نکالی جاتی ہیں۔ خندقوں میں بارود بھر کر پہاڑ اڑ دیئے جاتے ہیں۔ پس اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ مومنوں کی ہلاکت کے واسطے آگ سے کام لیا جائیگا۔ اسوقت مسلمانوں کی تمام حکومتیں تباہ ہوگئی ہیں۔ اور مخالفت صرف اسبات کی کی جاتی ہے کہ مسلمان کیوں کہلاتے ہیں۔ آجکل مسلمان گو نام کے ہی مسلمان ہیں۔ لیکن اسی وجہ سے صفحہ ہستی سے انکے مٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ کیوں مسلمان کہلاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو شہادتیں ہم نے پہلے پیش کی ہیں۔ یعنی وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ انپر غور کرنے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور وہ لوگ جنہوں نے مومنوں کو فتنہ میں ڈالا۔ اور مومنات کو۔ اور پھر توبہ بھی نہیں کی۔ انہیں عذاب جہنم دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہوگا مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اوقات اور پیشگوئیوں پر غور کرنے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے مخالفین کے حالات پر غور کرنے سے یہ لوگ اسی نتیجہ پر پہنچ سکتے تھے۔ کہ اسلام کو مٹانے کی کوشش بلا سزا نہیں جائیگی۔

بلکہ ایسے لوگ ضرور پکڑے جائیں گے۔ اور ان کو ضرور سزا ملے گی۔ ہاں ایک وقت تک مہلت دیجائے گی۔ اور مہلت کو دیکھکر اترانا یا خوش ہونا احمقانہ فعل ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے لَمْ یَتُوْبُوْا کی شرط لگادی ہے جس پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ یہ تو سچی بات ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرینگے تبھی ہلاک ہوں گے تو اس شرط کے لگانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ پہلی سورتوں میں بھی تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے ہی عذاب کا ذکر کیا ہے۔ مگر وہاں کوئی شرط نہیں یہاں شرط بیان کرنے میں ایک حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ اس سورۃ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ ہم عذاب میں ہمیشہ ڈھیل اور مہلت دیتے ہیں۔ تو اب اس آیت میں لَمْ یَتُوْبُوْا کی شرط لگا کر اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا جسے میں نے تمہید میں بیان کیا تھا۔ کہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ توبہ کرلیں۔ اور جو لوگ باوجود موقع ملنے کے توبہ نہیں کرتے۔ اُنھی کو عذاب دیا جاتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ ہاں جو لوگ مومن ہوتے ہیں۔ اور عمل اچھے کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایسے بہشت ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ یہ ان کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ مومن کو دنیا میں بھی بڑا آرام ملتا ہے اور آخرت میں تو بہت ہی زیادہ ملیگا۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ جو کفار ہیں ان کے لئے تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اِنَّہٗ ھُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ اس نے پہلی بار پیدا کیا۔ اور وہی دوبارہ پیدا کریگا۔ یا اسی نے کفار کو اس دُنیا میں عذاب دیا۔ اور وہی آخرت میں ان کو عذاب دے گا۔

وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ نہایت فریب خوردہ ہے۔ وہ قوم جو کہتی ہے کہ خدا کسی کو نہیں بخشتا۔ اور گناہ بخشوانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ خُدا تعالیٰ بخشنے والا ہے۔ جسکو چاہتا ہے بخشدیتا ہے۔ اور وہ تو بڑی محبت کرنیوالا ہے۔ اور ذوالعرش ہے۔ کسی کا ملازم نہیں کہ جس طرح تم کہتے ہو۔ ایک مجسٹریٹ کسی کو معاف نہیں کر سکتا تو خدا کس طرح کر سکتا ہے۔ مجسٹریٹ ملازم ہوتا ہے لیکن خُدا کسی کا ملازم نہیں۔ وہ تو خود سب کا مالک ہے۔ اور بڑا بزرگی والا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔

ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ اللہ تعالےٰ مُسلمانوں کو فرماتا ہے۔ کہ تم اُس وقت خیال کرو گے۔ کہ یہ بڑی بڑی حکومتیں کس طرح ہلاک ہو جائیں گی۔ کیا تمہیں اپنی قوموں کی خبر نہیں پہنچی ثمود اور فرعون کے لشکروں کو کیا ہم نے ہلاک نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبکہ ان بڑی بڑی سلطنتوں کو ہم نے ہلاک کر دیا تھا تو ان کو بھی ہم ہلاک کر سکتے ہیں۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوئے۔ اور انہوں نے جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ نے انکو ایسا پکڑا کہ پیچھے سے ان کا احاطہ کر لیا۔ پیچھے سے احاطہ کرنا سخت خطرناک عذاب کے لئے آتا ہے۔

ماہران جنگ کا یہ اصول ہے۔ کہ وہ جب مقابل کے لشکر کو کمزور پاتے ہیں تو اس کا ارد گرد سے احاطہ کر لیتے ہیں۔ تاکہ وہ بھاگیں تو ان کو روک کر تباہ کر دیا جائے۔ اور پھر دوبارہ ان کو مقابلہ کی جرأت نہ رہے۔ اس آیت سے مراد یہ ہے۔ کہ کفار کو ملائکہ عذاب کے وقت بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں دیتے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ جب یہ نشانات ظاہر ہونگے تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن بڑی بزرگی والا۔ اور محفوظ لوح میں ہے۔ یعنی اس میں کوئی جھوٹ بات نہیں۔ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ اسی طرح ظہور میں آجائے گا۔

مصباح کی مالی حالت

خریداران مصباح کی غفلت کی وجہ سے

مصباح کی مالی حالت اس وقت سخت مخدوش ہے۔ تمام بہنوں کو چاہیئے کہ فوراً اپنا اپنا چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں ورنہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اُس نے پُوچھا۔ یا رسول اللہ۔ کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تُو اس حال میں صدقہ دے کہ تُو تندرست ہو۔ فقیری سے ڈرتا ہو۔ اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے۔ جو کہ سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک عورت مانگتی ہُوئی آئی جس کے ساتھ اُسکی دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت میرے پاس ایک چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ مَیں نے وہی چھوہارا اُسے دیدیا۔ چنانچہ اس نے چھوہارا اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ جب وہ اٹھکر چلی گئی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مَیں نے آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا جس شخص کو خدا لڑکیاں دے وہ اُس کے لئے دوزخ سے حجاب ہو جاتی ہیں۔ (عابدہ خاتون بنگالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا "ہر مُسلمان پر صدقہ دینا فرض ہے۔" لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسُول اللہ۔ اگر کسی کو مقدور نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا "وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ اور صدقہ دے۔" لوگوں نے عرض کیا۔ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا "صاحبِ حاجت مظلوم کی فریاد رسی کرے۔" لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا "وہ اچھی بات پر عمل کرے اور بُرائی سے باز رہے۔ یہی اُس کے لئے صدقہ ہے۔"

(۵) رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ "ہر آدمی کو چاہیئے۔ رنج و مصیبت کے وقت ہرگز موت کی آرزو نہ کرے۔ اور اگر کچھ کہنا ضروری ہی ہو۔ تو اس طرح دُعاء کرے۔ کہ اے اللہ جس وقت تک میرے لئے زندگی بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ۔ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو۔ تو اس وقت مجھے موت دے دے۔"

(۶) ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا۔ جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عورت صبر کر۔ اُس نے کہا تجھے میرے جیسی کہاں مصیبت پہنچی ہے اگر پہنچتی تو مجھے صبر کی نصیحت ہرگز نہ کرتے۔ جب اس عورت کو بتایا گیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو وہ آپؐ کے دروازہ پر حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے آپؐ کو پہچانا نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا "صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے ابتدائی وقت میں کیا جائے۔ بعد میں رو دھو کر تو ہر ایک کو صبر آجاتا ہے۔" (آمنہ خاتون دینیات درجہ ثالثہ)

حضرت مسیح مَوعُود علیہ السلام کے

کلماتِ طیّبات

ہندو مستورات کو تبلیغ

۲۳ر مئی ۱۹۰۸ء بعد نمازِ عصر چند ہندو مستورات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے در دولت پر (لاہور) آئیں۔ اور بیان کیا۔ کہ ہم مہاراج کے درشن کے واسطے آئی ہیں۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع کی گئی۔ چنانچہ حضورؑ نے نہایت لطف اور مہربانی سے ان کو اجازت دی۔ اور وہ گھر میں جاکر حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت اقدسؑ چونکہ ان دنوں مضمون رسالہ پیغامِ صلح کے لکھنے میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب درشن ہو گئے اب تم جاؤ۔ مگر انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو آپ کوئی وعظ سُنائیں۔ ہم اسی واسطے حاضر خدمت ہوئی ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے ان کے اصرار اور اخلاص کی وجہ سے ان کو یُوں مخاطب کیا :-

فرمایا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ لوگوں میں اگر دو ایک باتیں نہ ہوں۔ تو آپ لوگ آریہ وغیرہ لوگوں سے سو درجہ بہتر اور اچھے ہو۔ ان میں سے پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ خُدا کو جو کہ ہمارا تمہارا پیدا کنندہ اور پروردگار حقیقی ہے۔ واحد لاشریک جان کر اسکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کرو۔ اس کی عبادت میں کسی دوسرے دیوی، دیوتا، پتھر یا پہاڑ، سانپ یا کسی دوسرے ہیبت ناک درندے، گنگامائی یا جمنا، کوئی درخت ہو یا نباتات غرض کوئی بھی بُت اس کے ساتھ شریک نہ کیا جائے اور اسے اکیلا خدا سمجھکر پُوجا کرو۔ یہ جو تم لوگوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا رکھے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی اور یہ کیوں بنائے گئے۔ اتنے خُدا تمام دنیا میں اور تو کسی کے بھی نہیں ہیں۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اتنا بیان سُنکر اُن مستورات نے طلب حق کی غرض سے عرض کیا کہ یہ بات آپ ہمیں سمجھا دیں۔ اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو نر گدا، دوسرے خرگدا۔ نرگدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ ایک آواز کی اور اگلے دروازے پر چل دئے۔ کسی نے کچھ دیدیا تو ٹھیک ورنہ خیر۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آ کر بھی خیرات دیتے ہیں۔ ان کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ مگر بر خلاف ان کے خرگدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک ان کا سوال پُورا نہ کیا جائے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خُدا سے مانگنے والوں کا ہے۔ خُدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خرگدا بن کر خُدا کے ہی دروازے کے ہو رہتے ہیں۔ اور پکے ہو کر استقلال سے خدا کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلدی ہی نا اُمید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدق اور ثبات کے ساتھ خُدا کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔

یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے۔ کہ جلدی ہی خُدا سے مایوس ہو کر اوروں کی طرف اپنی حاجت کو لے جانا۔ اور دربدر مارے مارے پھرنا کبھی کسی بُت کے حضور التجاء کرنا کبھی کسی دیوتا، پتھر پہاڑ، جنگل کے درخت یا گنگا مائی کی طرف حاجت کو لے جانا۔ اس امر کی دلیل ہے کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں۔ اور اس کو ساری حاجتوں کا پُورا کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں۔ یا جلدی سے تھک کر اُس سے نا اُمید ہو کر اوروں کی طرف دامنِ حاجت پھیلانا خرگدائی کے بالکل خلاف ہے۔ ایک چھوڑ کر دُوسرا اور دُوسرا چھوڑ تیسرا خدا بنانا۔ اور ان سے اپنی حاجتیں چاہنا۔ بالکل غلط راہ ہے۔ بلکہ چاہیئے کہ ایک کو پکڑو اور اسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر اور استقلال اور ایمان ہے۔

اتنا حصہ سُنکر انہوں نے عرض کی کہ بات تو سچی ہے۔ مگر حضرت اقدسؑ کے منشاء کو پاکر کہ حضرت اقدسؑ چاہتے ہیں کہ چلی جائیں۔ پھر نرمی سے عرض کی کہ ہم دُور سے آئی ہیں۔ پنکھا ہلانے کی خواہش ہے اور صرف درشن اور باتیں سُننے کو آئی ہیں۔ اب فرمائیے کہ پرمیشر سے پرارتھنا کیسے کیا کریں۔

فرمایا۔ پرارتھنا بے شک اپنی زبان میں کرلیا کرو یُوں کہا کرو۔ کہ اے سچے اور واحد خُدا۔ اے کہ تُو ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سب کے حالات سے واقف ہے تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ اور ہر ذرّہ تیرے تصرف میں ہے۔ تُو جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ تو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جائیں۔ بدیوں سے ہمیں بچا۔ بدیاں ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ یہ ہم سے دُور ہو جائیں۔ ان کا تُو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دُور کرنا ہماری طاقت سے دُور ہے۔ اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضاء کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سُکھ کی وارث ہو جائیں اور کوئی دُکھ ہمارے نزدیک نہ آوے۔ پہلے بد کرموں کے پھل سے بچا۔ اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

اس طرح خدا سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خرگدا کی طرح بِلّی بن کر اُسی سے نہ کسی اور سے دُعاء کیا کرو۔ اور سب دیوی دیوتا ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچّی تڑپ اور دُعاء سے ایسا دن آجائیگا کہ دلوں کے سب گند دھوئے جائینگے اور شانتی اور سُکھ کی زندگی شروع ہو جائے گی۔ فرمایا۔ ان عورتوں کی حالت سے ٹپکتا تھا کہ شریف اور مخلص عورتیں تھیں۔ (الحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء)

والدہ اور بیوی کی ناراضگی

ایک دوست نے خط کے ذریعہ اس امر کا استفسار کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے۔ مگر مجھے بیوی سے کوئی رنجش نہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے

فرمایا۔ والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اسکی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے جو خُدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہے۔ مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو۔ یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو۔ تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا مشروع اَمر ممنوع نہیں ہے۔ تب تو وہ خود واجب طلاق ہے۔ اصل میں بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دُکھ دیتی ہیں۔ گالیاں دیتی ہیں۔ ستاتی ہیں۔ بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہُوا کرتی۔ سب سے زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے۔ تو بھلا اس سے ایسی اُمّید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بیجا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے۔ ایسے لڑائی جھگڑوں میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے۔ ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر مَیں ناراض نہیں ہوں جب اس کی والدہ ناراض ہے۔ تو وہ کیوں ایسی بے ادبی کے الفاظ بولتا ہے۔ کہ مَیں ناراض نہیں ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کوئی سوکنوں کا معاملہ تو ہے نہیں۔

والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی دینی وجہ نہیں۔ تو پھر کیوں یہ ایسی بے ادبی کرتا ہے۔ اگر کوئی وجہ اور باعث اور ہے۔ تو فوراً اسے دُور کرنا چاہیئے۔ خرچ وغیرہ کے معاملہ میں اگر والدہ ناراض ہے۔ اور بیوی کے ہاتھ میں خرچ دیتا ہے تو لازم ہے کہ ماں کے ذریعہ سے خرچ کراوے۔ اور کل انتظام والدہ کے ہاتھ میں دے۔ والدہ کو بیوی کا محتاج اور دست نگر نہ کرے۔

بعض عورتیں اُوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں پس سبب کو دُور کرنا چاہیئے۔ اور جو وجہ ناراضگی ہے۔ اس کو ہٹا دینا چاہیئے۔ اور والدہ کو خوش کرنا چاہیئے۔

دیکھو شیر اور بھیڑیئے اور اور درندے بھی تو ہلانے سے ہل جاتے ہیں۔ اور بے ضرر ہو جاتے ہیں۔ دشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے۔ اگر صلح کیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جاوے۔

فرمایا۔ ایک شخص کی دو۲ بیویاں تھیں۔ بیویوں میں باہمی نزاع ہو جانے پر ایک بیوی خود بخود بلا اجازت اپنے گھر میکے چلی گئی۔ وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مَیں طلاق دیدوں۔ مَیں نے سوچا کہ یہ معاملات بہت باریک ہوتے ہیں۔ سوکن کو بڑی بڑی تلخیاں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اور بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بعض عورتیں اپنی مشکلات کی وجہ سے خودکشی کر لیتی ہیں جس طرح دیوانہ آدمی مرفوع القلم ہوتا ہے۔ اسی طرح سے یہ بھی ایسے معاملات کی وجہ سے مرفوع القلم اور واجب الرحم ہوتی ہیں۔ کیونکہ سوکن کے مشکلات بھی دیوانگی کی حد تک پہنچا دیتے ہیں۔

اصل بات یہ تھی کہ وہ شخص خود بھی دُوسری بیوی کی طرف ذرا زیادہ التفات کرتا تھا۔ اور وہ بیوی بھی اس بیچاری کو کوسنی اور تنگ کرتی تھی۔ آخر مجبور ہو کر اور ان مشکلات کی برداشت نہ کر کے چلی گئی۔ چنانچہ اس شخص نے خود اقرار کیا۔ کہ واقعی یہی بات تھی۔ اور اپنے ارادہ سے باز آیا۔

ایسے قصوروں کو تو خود خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے۔ لا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ۔ جو امر فوق الطاقت اور ناقابل برداشت ہو جائے۔ اس سے خُدا بھی درگذر کرتا ہے۔

دیکھو حضرت ہاجرہ کا واقعہ بھی ایسا ہی ہے جو کہ مومنین کی دادی تھی۔ پہلی مرتبہ جب وہ نکالی گئی۔ تو فرشتہ نے اسے آواز دی اور بڑی تسلّی دی اور اس سے اچھا سلوک کیا۔ مگر جب دُوسری مرتبہ نکالی گئی۔ تو سوکن نے کہا کہ اس کو ایسی جگہ چھوڑو۔ جہاں نہ دانہ ہو نہ پانی۔ اس کی غرض یہی تھی کہ وہ اس طرح سے ہلاک ہو کر نیست و نابود ہو جائے گی۔ اور حضرت ابراہیمؑ کا ایسا منشاء نہ تھا۔ مگر خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو کہا کہ اچھا جس طرح یہ کہتی ہے اسی طرح کیا جائے۔ اور سارہ کی بات مان لے۔ اصل میں بات یہ تھی۔ کہ خُدا کا منشاء قدرت نمائی کا تھا۔ توریت میں یہ قصہ مفصل لکھا ہے۔ بچہ جب بوجہ شدت پیاس رونے لگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو بیوی ہاجرہ پہاڑ کی طرف پانی کی تلاش میں ادھر ادھر گھبراہٹ سے دوڑتی بھاگتی پھرتی رہی۔ مگر جب دیکھا کہ اب یہ مرتا ہے۔ تو بچے کو ایک جگہ ڈال کر پہاڑ کی چوٹی پر دعا کرنے لگ گئی۔ کیونکہ اس کی موت کو دیکھ نہ سکتی تھی۔ اسی اثنا میں غیب سے آواز آئی کہ ہاجرہ ہاجرہ لڑکے کی خبر لے۔ وہ جیتا ہے۔ آکر دیکھا تو لڑکا جیتا تھا۔ اور پانی کا چشمہ جاری تھا۔ اب وہی کنوآں ہے۔ جس کا پانی ساری دنیا میں پہنچتا ہے۔ اور تعظیم اور شوق سے پیا جاتا ہے۔ (الحکم ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

ایک بدعادت

"عورتوں میں یہ بھی ایک بدعادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کیلئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اسکے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جسمیں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کریں۔ پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اسکو کیوں برا کہا جائے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اسکے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔" (الحکم نمبر ۲۳ جلد ۹ صفحہ ۶)

سلیمہ ـــ اور ـــ پاربتی

گاڑی امرتسر سٹیشن سے روانہ ہونے کو ہے۔ زنانہ ڈبہ میں دو لڑکیاں مصروف گفتگو ہیں۔ آؤ ذرا قریب ہو کر ہم بھی ان کی باتیں سنیں:۔

ایک لڑکی۔ بہن جی نمستے! کیا میں آپ کا اسم گرامی دریافت کرنے کی جرأت کر سکتی ہوں۔

دوسری لڑکی۔ عاجزہ کو سلیمہ کہتے ہیں۔ کیا میں بھی آپ کے اسم شریف سے آگاہ ہو سکتی ہوں؟

پہلی لڑکی۔ مجھے لوگ پاربتی کہتے ہیں۔

سلیمہ۔ آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں۔ اور اب کہاں کا ارادہ ہے؟

پاربتی۔ میں بمبئی سے آ رہی ہوں۔ اور قادیان جاؤنگی کیونکہ مجھے ایک شادی میں شریک ہونا ہے۔ اس سے پہلے میں نے یہ شہر نہیں دیکھا۔ آپ تو پنجاب میں رہتی ہیں قادیان کا نام سنا ہی ہوگا۔

سلیمہ۔ بیشک میں قادیان سے خوب واقف ہوں۔ یہی وہ مقدس جگہ ہے جسکو میں نے اور میرے والدین نے اپنے آبائی وطن پر ترجیح دی۔ اور یہاں کے ہو رہے۔

پاربتی۔ بہن جی! میں آپ کی اس بات کو سمجھ نہیں سکی۔ کہ آپ کیوں اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر قادیان میں سکونت پذیر ہوئیں۔ کیا وہ بہت ہی دلکش و خوشنما مقام ہے؟ کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں کی تفریح گاہیں بہت ہی جاذب نظر ہیں؟ کیا وہاں سامانِ زیست کی بہتات ہے۔ کہ جس کے سبب آپ اور آپکے والدین اپنے عزیز وطن کو چھوڑنے پر مجبور ہو کر رہ گئے؟

سلیمہ۔ نہیں بہن! جو باتیں آپنے بیان کی ہیں۔ وہ تو کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ ایسی باتیں فنا ہونے کے لئے ہی معرض وجود میں آتی ہیں۔ اس لئے میرے دارالامان کو ان سے دُور کا واسطہ بھی نہیں۔ بہن دنیا میں انسان دوطرح کی پیاس اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ایک پیاس رُوحانی ہے اور دوسری جسمانی۔ جسمانی پیاس کو بجھانے کے لئے پانی کی ضرورت ہے۔ اور باقی جسمانی ضروریات کی تکمیل کیلئے بھی مادی اشیاء کی طلب ہوا کرتی ہے! اور انہی کے حصول کی خاطر دنیادار لوگ مارے مارے پھرا کرتے ہیں۔ جسقدر حاصل کرتے جاتے ہیں اسی قدر انکی حرص میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ آخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ دُنیا کے کیڑے بن کر رہ جاتے ہیں۔ انہیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ آسمان کیطرف نظر اُٹھا سکیں۔ جہاں سے انکی رُوحانی پیاس بجھانے کا سامان مہیا ہو سکتا ہے۔ دُوسری پیاس انسان کو رُوحانیت کی ہوا کرتی ہے۔ اور اس کی تشنگی کو رُوحانیت کی شراب ہی بجھا سکتی ہے۔ پس اے بہن! اگر ہمیں بھی مادی اشیاء کی جو جسمانی پیاس کو بجھاتی ہیں، خواہش ہوتی۔ تو یقین جانو کہ ہم قادیان میں نہ آئے ہوتے۔ کیونکہ جسمانی تفریح ولذّات کا سامان وہاں خاطر خواہ میسر نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رُوحانیت کی پیاس نے ہمیں اپنے وطنوں سے نکل کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا۔ کیونکہ اس تشنگی کے بجھانے کو وہاں کوئی سامان ہمیں دکھائی نہ دیا۔ ہم اپنے وطنوں کو الوداع کہکر نکلے تو یہ حقیقت ہم پر کھُلی۔ کہ "حرکت میں برکت" والا مقولہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل نے وہ چشمۂ معرفت جسکی ہمیں مدتوں سے تلاش تھی اور وہ آفتابِ صداقت جس سے منور ہونا قسام ازل نے ہمارے مقدر میں رکھا تھا ہمیں قادیان میں دکھایا جسکی مقناطیسی کشش ہمیں یہاں کھینچ لائی۔ وہ چشمۂ معرفت اور وہ آفتابِ صداقت خُدا تعالےٰ کے پیارے اوتار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہیں۔ جو اس زمانہ میں مخلوق کی اصلاح کیلئے تشریف لائے ہیں۔ بہن! یہ تو آپ جانتی ہی ہونگی کہ جب لوگوں کے دلوں میں گناہ کی کچھ اہمیت باقی نہیں رہتی۔ اور وہ طرح طرح کی بدیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ان کو ہلاکت سے بچانے کیلئے کوئی اوتار بھیجا کرتا ہے۔

پاربتی۔ ہاں میرے پتاجی اکثر اوتاروں کے متعلق گفتگو کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اَب کرشن جی مہاراج آنے کو ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیمہ۔ تو کیا انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ آ بھی چکے ہیں؟

پاربتی۔ (تعجب سے) نہیں! یہ تو انہوں نے نہیں بتایا! اکیا واقعی کرشن جی مہاراج تشریف لے آئے ہیں؟

سلیمہ۔ ہاں ہاں بہن! اور اُنہی کا تو میں ذکر کر رہی تھی کہ وہ قادیان میں مبعوث ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاربتی۔ (اور زیادہ تعجب سے) بہن جی! کرشن جی مہاراج تو ہمارے ہندوؤں میں آئینگے اور آپکی باتوں سے تو یہ مترشح ہے۔ کہ آپ انہیں اپنا اوتار سمجھ رہی ہیں؟

سلیمہ۔ بہن! ہر قوم کے گذشتہ اوتاروں نے اپنی اپنی قوم کو کچھ علامتیں بتاکر ایک موعود کی آمد ثانی کی خبر دی تھی۔ اب ہم نے غور سے دیکھا تو معلوم ہؤا کہ وہ سب علامات جو گذشتہ اوتاروں نے ایک موعود کے لئے بتائی تھیں۔ وہ باہم بالکل مشابہ ہیں۔ حتیٰ کہ اوتار کی آمد کا زمانہ بھی ایک ہی ہے۔ تو کس طرح ہو سکتا تھا کہ ایک ہی زمانہ میں ایک ہی مقام پر ایک ہی قسم کی علامات کے مطابق کئی شخص پیدا ہو کر بجائے صلاح کے فساد کا موجب بنیں۔ سو معلوم ہؤا کہ وہ ایک ہی وجود ہوگا۔ جس کا کام ہر قوم کی اصلاح ہوگا۔ بس اسی ہستی کو میں مسیح موعودؑ کہہ لیتی ہوں۔ آپ کرشن موعود کہہ لیجئے۔ وہ آپکے لئے بھی ہادی ہیں۔ اور ہمارے لئے بھی۔ اور باقی تمام مذاہب کے لئے بھی یکساں طور پر ہادی ہیں۔ اسلئے آپ پر انکا ماننا فرض ہے۔

پاربتی۔ بہن جی! آپ کی گفتگو نے تو مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اس قسم کی باتیں اس سے قبل کبھی بھی میرے سُننے میں نہیں آئیں۔ اور یہ بات تو میرے لئے بہت ہی انوکھی ہے کہ جو اوتار آپ کی ہدایت کے لئے تشریف لائے ہیں ہمیں بھی اُنہی کے حلقۂ غلامی میں شامل ہونا ہوگا۔ اور اس طرح تو گویا ہندو اور مُسلمان سب بھائی بھائی ہو گئے۔ کیونکہ ان کا رُوحانی باپ ایک ہی ہے۔ واپس جاکر میں پتا جی سے یہی باتیں من وعن کہہ ڈالوں گی۔ پھر تو وہ یقیناً قادیان آکر کرشن جی مہاراج کو مان لیں گے۔ پتا جی پر کیا موقوف ہے میں تو سب ہندوؤں میں اس بات کی منادی کر دونگی۔ کہ کرشن جی مہاراج قادیان میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان سے اپیل کرونگی۔ کہ وہ جلد سے جلد انہیں قبول کر لیں جس حقیقت کا مجھ پر آج انکشاف ہؤا۔ اس کو سب کے گوش گذار کر دونگی۔ کیونکہ اب یہ میرا فرض ہو گیا ہے کہ جس چیز کو میں نے پالیا ہے اسمیں بخل کو راہ نہ دوں۔ اور بہن سلیمہ میں آپکے احسان کا شکریہ کس طرح ادا کروں۔ کہ آپنے مجھے عمیق ترین گڑھے سے نکال کر اوج سعادت تک پہنچا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیمہ۔ بہن! جو جذبہ آج آپ میں پیدا ہوا ہے کہ آپ اپنے ہم قوموں کو اسلام اور احمدیت قبول کرنے کی ترغیب دیں۔ یہی جذبہ احمدیت قبول کرنے سے ہمارے سینوں میں شعلہ زن ہے۔ ہمارے دل میں ایک تڑپ ہے۔ دماغ میں ایک جنون ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو احمدیت کو اکناف عالم میں پہنچا دیں۔ احمدیت پھیلے گی اور پھیل کر رہے گی۔ مگر ہمارے دل میں یہ تمنا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ یہ کام ہمارے ہاتھوں سرانجام دے۔

گاڑی قادیان سٹیشن پر رکتی ہے۔

دونو اُترتی ہیں۔ اور پھر ملنے کا وعدہ کرکے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتی ہیں ؛

(طاہرہ دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

صابن کے ٹکڑے ضائع نہ کرو

گھروں میں صابن کے ٹکڑے ہمیشہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بظاہر ان کا کوئی مصرف نہیں ہوتا۔ لیکن اگر سلیقہ شعاری سے کام لیا جائے تو انہی بیکار ٹکڑوں کو جو پھینک دئے جاتے ہیں دوبارہ کارآمد بنایا جا سکتا ہے۔ ایسے تمام چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو چن کر فلالین کے ایک ٹکڑے میں کس کر باندھ لیں اور پوٹلی کو اُبلتے ہوئے پانی میں ڈالدیں۔ ذرا دیر کے بعد صابن کے ٹکڑے نرم ہو جائیں گے۔ اسکے بعد پھر پوٹلی کو سرد پانی میں ڈالدیں۔ اس طرح ٹکڑے سخت ہو کر ایک دوسرے سے پیوست ہو جائیں گے اور دبانے سے گولہ بنجائے گا۔ اب فلالین کو دُور کرکے صابن کے گولہ کو باہر نکال لیں اور اس سے کام لیں + (دور جدید)

ایک سچا واقعہ

شہیدِ وفا

(از محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

میں نے ایک ناواقف عورت کو دیکھا۔ کہ وہ باقاعدگی سے ہمارے پندرہ روزہ جلسوں میں شریک ہوتی تھی۔ میں یہ بھی نہ جانتی۔ کہ وہ عورت احمدی ہے یا غیر احمدی۔ میرے دریافت کرنے پر کہ وہ کون عورت ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ غیر احمدی عورت ہے۔ اور فلاں شخص اسے اسی شہر کے کسی قریب کے علاقہ سے بیاہ کر لایا ہے۔ اس کا نام زینب تھا۔ وہ ادھیڑ عمر کی عورت تھی۔ اس کا کمزور جسم، اُترا ہوا چہرہ اور بے رونق آنکھیں صاف اس بات کی گواہ تھیں کہ یا تو اسپر کسی مرض کا اثر ہے۔ یا بہت دُکھیا ہے۔

وہ ہمارے جلسوں میں باقاعدہ شریک ہوتی اور چندہ بھی دیتی۔ اس نے ماہوار چندہ بھی لکھوایا۔ اور خاص چندوں میں بھی بڑے شوق سے حصہ لیتی۔ مگر ہر بار چندہ دیتے وقت وہ ایک خاص قسم کی افسردگی کا اظہار کرتی۔ کہ وہ خاطر خواہ یا معقول قربانی نہیں کر سکی۔ اپنی افسردگی اور معذوری کا اظہار وہ یا تو آنکھوں سے کر دیتی یا چند الفاظ سے "حقیر سی رقم ہے۔ زہے قسمت کہ اتنی بھی بحضور الٰہی قبول ہو جائے"۔

وہ جلسہ کے موقع پر ہمیشہ سٹیج کے قریب بیٹھتی اور تقاریر کو نہایت دلچسپی اور غور سے سُنتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دن اُس نے کسی خاص چندہ میں کچھ رقم لکھوائی اور ساتھ ہی اس بات کا اظہار کیا کہ وہ مجھ سے علیحدگی میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہے۔ مَیں نے اُسے اپنے مکان پر آنے کی دعوت دی اور کہہ دیا کہ بلا تکلّف میرے گھر کو اپنا گھر سمجھتے ہوئے آسکتی ہے۔

چنانچہ ایک روز وہ میرے پاس مکان پر آئی۔ وہ نہایت افسردہ تھی۔ اور تھکان سے چور نظر آتی تھی۔ اسکی سانس پھولی ہوئی تھی اور وہ کچھ کہنے کو بیقرار تھی۔ اس کا اضطراب ظاہر کرتا تھا کہ وہ حال دل سُنانے کو مضطرب ہے۔ اور اپنا حال چند سیکنڈ میں کہکر تسکین قلب حاصل کرنا چاہتی ہے۔ مَیں نے کہا "آپ تھوڑی دیر آرام کریں، ٹھنڈا پانی پئیں۔ معلوم ہوتا ہے آپکی صحت بہت خراب ہے۔ آپکو اپنی صحت کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے اپنی صحت کو قائم رکھنا ہر مومن کا فرض ہے۔ انسان کا اسقدر گرانقدر وجود محض پامال ہونے کے لئے نہیں بنایا گیا۔ مَیں نے بسا اوقات آپ سے دریافت کیا کہ آپکو کیا مرض ہے اور اپنی صحت کیوں خراب ہے۔ اور آپ کیا علاج کرتی ہیں۔ مگر آپنے ہر بار ادھر ادھر کی باتوں میں مجھے ٹال دیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ معلوم ہوتا ہے آپ کو اپنی صحت کی فکر نہیں۔"

وُہ بولی "کیا بتاؤں میرا مرض لاعلاج ہے۔ میں بہت دکھیا ہوں اور شدت غم سے لاچار۔ مَیں آپکے پاس صرف تسکین خاطر کے لئے آئی ہوں۔" اُسکے ہونٹ نیلے ہو رہے تھے۔ اور شدت غم کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔ مگر کہہ نہ سکتی تھی مَیں نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے کہا "آپ جو کچھ کہنا چاہتی ہیں کہیں۔ خدا کرے مَیں آپ کے کسی کام آسکوں اور کچھ مدد کرسکوں۔

اُس نے اپنی بے رونق اور پُرنم آنکھیں میری طرف اُٹھاتے ہوئے کہا۔ مَیں اپنی ہلاکت کی باعث خود ہوں۔ مَیں اپنی تباہی کی خود ذمہ وار ہوں۔ میںنے اپنے ہاتھوں آپ اپنا سکون قلب کھویا۔ مَیں تین بچّوں کی ماں تھی۔ جب میرا تخت اُلٹا یعنی مَیں بیوہ ہوگئی۔ میرا کوئی یار و مددگار نہ تھا۔ ایک بچّہ گودی میں تھا۔ دُوسرا ابھی ناسمجھ تھا۔ ہاں! مگر لڑکی جو ان دونوں سے بڑی تھی وہ میرے درد کو محسوس کرتی اور اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے مجھے خوش کرنے کی کوشش کرتی۔ لڑکوں کو توہوش آتے ہی مَیں نے کام پر بٹھا دیا۔ لڑکی میرے پاس تھی مجھے اس سے غایت محبّت تھی۔ وہ میری راحت تسکین اور زندگی تھی۔ اُس کی جُدائی مجھے ایک پل بھی گوارا نہ تھی۔ وہ سن بلوغت کو پہنچی تو میرے خاوند کے رشتہ کے بھائی نے اپنا حق پیش کر کے اپنے لڑکے کے ساتھ لڑکی کی شادی کر دی۔ مَیں نے اس رشتہ پر خوشی کا اظہار کیا۔ دیوار بیچ ان کا مکان تھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ میری بچّی ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہیگی۔ مجھے اس بات کی خوشی تھی کہ میری آنکھوں کا سُکھ اور کلیجہ کی ٹھنڈک میرے پاس ہی رہیگی۔ نہیں معلوم اُس کے میاں نے اُس پر کیا جادُو کیا۔ یا اُسے کیا ہوگیا۔ کہ اُس نیک بخت نے میرا خیال تک چھوڑ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں روز اس کی راہ دیکھتی اور ہر گھڑی اس کی آمد کی منتظر رہتی مگر بے سُود۔ میری عجیب کیفیت ہو گئی۔ میں دیوانہ سی ہُوئی جاتی تھی" ایک روز اِس غم کا اظہار میں نے اپنی ہمسائیوں سے کر دیا۔ مَیں نے کہا کہ یہ بچّی جسکے دم سے میں اپنا دم وابستہ سمجھتی تھی۔ جسکی سانس سے میری سانس چلتی تھی وہ اگر یُوں بے وفا ہو گئی تو لڑکوں سے مجھے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ مَیں ان کی زندگی کے لئے خود مٹ گئی۔ مَیں نے اپنا راحت و آرام خاک میں ملایا مگر اب پشیمان ہوں۔ میرے ان الفاظ کا چرچا ہُوا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حمید کی درخواست نکاح پہنچی۔ ایک ہمسائی پیغام لائی اور مجھے کہا کہ انکار نہ کرنا آرام کی زندگی بسر کرو گی۔ اگرچہ حمید عمر کے لحاظ سے ڈھلا ہُوا ہے۔ اور بالکل فارغ ہے۔ مگر اس کے لائق بیٹے اُسے عیش کرا رہے ہیں۔ وہ بسلسلہ ملازمت ہیں گھر سے باہر رہتے ہیں۔ حمید گھر میں اکیلے ہیں۔ تنہائی کو محسوس کرتے ہُوئے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ میری بدقسمتی کہ مَیں نے یہ پیغام قبول کر لیا۔ میرا حمید سے نکاح ہو گیا۔ اور وہ مجھے یہاں لے آئے۔ مَیں آتی دفعہ اپنے چھوٹے لڑکے کو جس کی عمر صرف گیارہ برس کی تھی۔ اپنے ساتھ لے آئی۔ حمید نے میرے لڑکے کو یتیم خانہ میں داخل کروا دیا۔ اتنا کہنا تھا کہ اُس کی آواز بھرا گئی اور رُک گئی۔ وہ سسکیاں لینے لگی اور اُس کے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

مَیں نے اُسے تسلّی دی اور کہا کہ رنج نہ کرو۔ اللہ میاں کی اس میں بہتری ہوگی۔ حمید نے صرف اسلئے لڑکے کو یتیم خانہ میں داخل کروا دیا ہوگا کہ وہ بڑے لڑکے کی آنکھوں میں نہ کھٹکے۔ غم نہ کرو وہ وہاں سُدھر جائیگا۔ اس کی تعلیم بھی ہو جائے گی۔ اور وقتاً فوقتاً وہ تم سے مل بھی سکتا ہے۔

اتنا سُنتے ہی اُس نے دیوانوں کی طرح مجھے دیکھا اس کی آنکھیں حلقوں سے باہر آتی دکھائی دیتی تھیں۔ اس نے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا۔ اس کے اندر ایک آگ ہے۔ یہ مجھے بھسم کر کے چھوڑے گی۔ وہ اتنا کہکر اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکی اور پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگی وہ روتے روتے ہلکان ہو گئی۔ اس کی طبیعت کچھ ہلکی ہُوئی اور وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولی۔ مَیں اپنے بچّوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتی۔ مَیں سوکھی روٹی کھاتی تھی مگر وہ مجھے پلاؤ سے زیادہ لذّت دیتی تھی۔ ان کے بغیر ایک نوالہ بھی میرے حلق سے مشکل سے اُترتا ہے۔ ہر لقمہ مجھے زہر معلوم ہوتا ہے۔ مجھ سے اکیلے کھانا نہیں کھایا جاتا۔ حمید کے لڑکے بڑے اچھے ہیں۔ خُدا انہیں سلامت رکھے۔ ان کی بہو پانچ روپے علیحدہ مجھے ہر مہینہ بھیجتی ہے۔ تاکہ کسی علیحدہ ضروریات کے وقت مجھے تنگی محسوس نہ ہو۔ میں انہی روپوں سے چندہ دیتی ہوں۔ اور اپنے بچے کی بھی کچھ مدد کرتی ہوں۔ میری یہاں آنے کی غرض یہی ہے کہ میں معلوم کروں۔ کہ یہ ناجائز تو نہیں۔ حمید نے روٹی کی خاطر میرے بچے کو یتیم خانہ میں داخل کر دیا۔ میری غیرت گوارا نہیں کرتی۔ کہ اس کے گھر کی آمدنی سے اپنے بچّہ کی مدد یا اعانت کروں۔ مجھے خود روٹی کھاتے ہُوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرم محسوس ہوتی ہے۔ مَیں نے کہا وہ کہو۔ وہ بولی
مَیں گاہے بگاہے اس رقم سے کچھ اپنے بچے کو دے
دیتی ہوں۔ مگر حمید کو نہیں بتاتی۔ مَیں اُسے بتانا
بھی نہیں چاہتی۔ کیا مَیں خدا کے نزدیک مجرم تو نہیں؟
مجھے بتاؤ مَیں کیا کروں۔ مجھے حمید سے نفرت ہوتی
جاتی ہے۔ اُس کے گھر آنے سے مجھے وحشت محسوس
ہوتی ہے۔ وہ مجھے خوش دیکھنا چاہتا ہے۔ مگر دنیا
میں میرے لئے خوشی مفقود ہے۔ حمید میری
راحتوں کا خون کرنے والا ہے۔ اُس نے میرے
جذبات کا خون کیا۔ اُس نے میرے احساسات کو
زخمی کیا۔ اُس نے میری امنگوں کو کچلا۔ اُس نے
میری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ مَیں اُسے اپنا
دشمن سمجھتی ہوں۔ مجھے کیونکر چین نصیب ہو سکتا
ہے۔ ہاں! بتاؤ اس طور پر اپنے بچے کی مدد کرنے
میں گنہگار تو نہیں؟ دُنیا میرے لئے جہنم ہے۔ مَیں
عاقبت بخیر چاہتی ہوں۔ مَیں اگر زندہ ہوں تو اسلئے
کہ اپنے گناہ کا کوئی کفارہ ادا کر سکوں۔ اپنی عاقبت
کی سنوار میرا مقصدِ حیات ہے۔ مَیں آپ کے
جلسوں میں تسکینِ رُوح پاتی ہوں۔ مَیں خدا کا شکر
ادا کرتی ہوں کہ اُس نے میرے لئے جہالت کی موت
پسند نہ کی۔ وہ اسی حیلہ سے مجھے یہاں لے آیا۔ یہاں
اگر میں دنیاوی لحاظ سے بدترین زندگی بسر کر رہی
ہوں۔ مگر میری رُوح مطمئن ہے کہ آپکے جلسوں کی
حاضری سے اور آپ لوگوں کی صحبتوں سے مجھے احمدیت
سے واقفیت ہوئی۔ احمدیت میں مجھے اسلام کی رُوح
نظر آئی۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے جلسوں میں روح پرور
نظارے دیکھے۔ مَیں نے ان سے رُوح کو زندگی بخشنے والے
جام پئے ہیں۔ میں اپنے جسم کی ہرگز کوئی پرواہ نہیں
کرونگی۔ خدا کو شائد میرا یہ فعل ناپسند ہو۔ مگر مَیں اپنے
بچہ کی امانت چھوڑ دونگی۔ اور وہ رقم بھی چندوں میں
دیدونگی۔ میں نے کہا کہ تمہیں اپنے بچے کی مدد کرنیکا
حق حاصل ہے۔ تمہیں اس رقم کے خرچ کا اختیار ہے۔
تم اپنے بچہ کی مدد کر سکتی ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں
اور نہ یہ گناہ ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تم صاف طور پر
حمید سے کہو کہ تمہیں یہ تکلیف ہے۔ اور اس کا یہ علاج
ہے۔ تمہیں حق حاصل ہے کہ تم اُسے کہو کہ وہ تمہاری
تکالیف کو دُور کرے۔ اور اپنے اور تمہارے سکون کا
انتظام کرے۔ اپنے اور تمہارے لئے راحت و سکون
کا انتظام اس کا فرض ہے۔ وہ سخت رنج و غصہ میں
بولی "ہرگز نہیں! ہرگز نہیں۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا"
مَیں نے اتنا عرصہ بیوگی کا گذارا مگر اپنے یا یتیم بچوں کے
لئے دستِ سوال دراز نہیں کیا۔ مَیں اپنے بیٹے کے
لئے حمید سے روٹی نہیں مانگ سکتی۔ مجھ سے یہ کبھی نہ
ہو سکیگا۔ مَیں سخت نادم ہوں اور اپنے کئے پر پشیمان۔
یہ روگ میرا اپنا لگایا ہوا ہے۔ وہ میرے بچے کو
اپنے پاس رکھکر خوش نہیں رہ سکتا۔ اور مَیں اُسے
دُکھ میں دیکھکر سُکھ حاصل نہیں کر سکتی۔ سُکھ میرے
نصیب میں نہیں۔ دُنیا کی خوشیاں میرے لئے نہیں۔
نہ سہی مگر مَیں نے احمدیت جیسی نعمت کو پالیا ہے میری
عاقبت سنور گئی۔ الحمدللہ۔ میرے لئے دُعا کریں خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے استقامت بخشے۔ اس کی آواز میں ایک خاص جوش تھا۔ اس نے نہایت اطمینان اور سکون کیساتھ اپنی اس تقریر کو ختم کیا۔ اُس کے چہرہ پر اطمینان تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک بڑے بوجھ سے سبکدوش ہوگئی ہے۔ اُس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ مَیں نے اُسے راضی برضا رہنے کی تلقین کی اور وہ چلی گئی۔

وہ اکثر بعد میں مجھ سے ملتی رہی اور پھر اپنے لڑکے کو ساتھ لیکر قادیان بھی گئی۔ وہ خوش تھی کہ اُس کا بچہ احمدیت کیطرف راغب تھا۔ اور اپنے اندر احمدیت کا بڑا جوش رکھتا تھا۔ اُس کو یہ خوشی تھی کہ اُس کا بچہ ہونہار ہے اور احمدیت کی بدولت کامل مسلمان ثابت ہوگا۔

باوجود اس اطمینان اور خوشی کے وہ حمید سے خوش نہ ہوسکی۔ اور حمید کا گھر اُس کے لئے کوئی سکون یا راحت کا سامان پیدا نہ کرسکا۔ جب تک اس کی طاقت نے ساتھ دیا۔ وہ باقاعدہ مسجد میں جلسہ کے موقع پر آتی رہی۔ اُس کی صحت دن بدن گر رہی تھی۔ وہ نہایت کمزور ہوچکی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی اور جلسہ ختم ہوتے ہی فوراً چلی جاتی۔

وہ ایک روز پھر میرے پاس مکان پر آئی۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔ سردی کا زور تھا۔ اُس نے کافی گرم کپڑے پہنے ہوئے تھے تاہم سردی سے ٹھٹھر رہی تھی۔ مَیں نے اُسے دھوپ میں چارپائی بچھادی۔ اُس نے ظہر کی نماز ادا کی اور مجھ سے کہنے لگی "کیا میری مدد کروگی"؟ مَیں نے کہا۔ اگر تقاضا جائز ہوا اور مدد میرے امکان میں ہو تو ہرگز کوتاہی یا عذر نہیں ہوسکتا۔

اس نے کہا۔ مَیں اب حمید کی کوئی مدد نہیں کرسکتی۔ میں روٹی تک نہیں پکا سکتی۔ مَیں اپنی زندگی کے باقی دن اپنے بڑے بیٹے کے پاس گزارونگی۔ میری بیٹی بھی وہیں ہے۔ میری مدد کرو مجھے حمید سے طلاق حاصل کرنا ہے۔ مَیں اب اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔ مجھ میں تپ کی برداشت نہیں جو میری ہڈیوں کو بہال رہتے ہوئے پھنک رہا ہے۔

مَیں نے اُس سے اُس کے حق مہر کے متعلق دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ اُس نے زیور کی صورت میں اُسی وقت لے لیا تھا۔ مَیں نے کہا پھر تم طلاق کاہے کو لیتی ہو۔ تمہارا بیٹا غیر احمدی ہے۔ تم احمدی ہو۔ تم خواہ مخواہ ذلیل ہوگی۔ بہتر ہے کہ تم بیٹے کے پاس چلی جاؤ۔ طلاق کا مطالبہ ہرگز نہ کرو۔ ہم کوشش کریں گے کہ تمہارے میاں سے ماہوار کچھ رقم تمہیں بھجوانے کا انتظام کردیا جائے۔ اور وہی تمہارا کفیل ہو۔ اس میں عزت ہے تمہاری اور تمہارے میاں کی بھی۔ مگر وہ حمید کو اپنی ہلاکت و بربادی کا باعث سمجھتی تھی۔ اس لئے وہ حمید سے کسی قسم کی مدد لینے کے لئے تیار نہ تھی۔ مَیں نے آخر کہا کہ مَیں نے ہمیشہ تم سے ہمدردی ظاہر کی اور دلجوئی کا خیال بھی رکھا۔ مگر آج مجھے کہنا ہی پڑتا ہے کہ اگر تمنے اپنے میاں سے کوئی سُکھ نہیں پایا تو اُس نے تم سے کونسا سُکھ پایا۔ تم جیسی حالت میں رہنے والی عورت کی گھر میں موجودگی سے کون بشر خوشی کا سانس لے سکتا ہے؟ اگر اُس نے تمہارے جذبات کی پرواہ نہیں کی تو تم نے کونسی ایسی بات کی جس سے ظاہر ہو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نے اُس کی عزت کی۔ مشاہدہ ہے کہ کس طرح عورت سوتیلے بچوں کو تنگ نظری سے دیکھتی ہے اور انکو جائز حقوق سے محروم کر دیتی ہے۔ پھر عورت کو کیا حق ہے کہ وہ مرد سے توقع رکھے کہ وہ اس کی اولاد سے محبت کرے۔ اور اس کا کفیل اور نگہبان ہو۔ جبکہ قدرتاً مرد عورت کی نسبت سخت دل اور بے پرواہ بنایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذی شعور صاحب اولاد عورتوں نے نکاح ثانی سے گریز کیا۔ صحابیات میں ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ بعض درخواستوں کو صرف اسلئے نامنظور کیا گیا کہ اُن کے بچے چھوٹے تھے۔

ایک صحابیہ نے جواب دیا کہ میرا لڑکا بالغ ہو کر نکاح کی اجازت دیگا تو کرونگی۔ انکار اس واسطے نہیں کیا کہ بیوہ بیٹھنا فخر نہ سمجھا جائے۔ اور اقرار اسلئے نہ کیا کہ بچے کی دلشکنی نہ ہو۔ پھر بچوں کی تعلیم و تربیت اور بن باپ کے بچوں کی ذمہ داریوں کا احساس اسقدر تھا کہ ایک بیوہ صحابیہ کو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے نکاح ثانی کا پیغام دیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یا رسُول اللہ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ ڈرتی ہوں کہ بچہ کی وجہ سے کماحقہٗ آپکی خدمت ادا نہ کر سکوں یا حضور کی خدمت میں یتیم بچّہ کی پرورش سے سُست نہ ہو جاؤں تو خدا کو کیا جواب دُونگی۔ اب مجھے بتاؤ کہ اپنے میاں کا کونسا حق تمنے بخوشی ادا کیا۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرو۔ اور تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ طلاق کا تقاضا نہ کرو۔ مگر اُس کو جذبات نے دیوانہ بنا رکھا تھا وہ نصیحت کو برداشت نہ کر سکی اور بولی۔ بیشک میں نے غلطی کی مگر میں اب اس سے ذرا بھی پشیمان نہیں۔ کیونکہ اس نکاح کی وجہ سے میں یہاں آئی اور احمدیت جیسی دولت سے مالامال ہو گئی۔ بیشک عورت سوتیلے بچوں کے حقوق غصب کرا سکتی ہے کیونکہ مرد میں وفا نہیں وہ اپنے نفس کیخاطر اور اسکی خوشی کیخاطر بچوں سے بے وفائی کر سکتا ہے۔ مگر عورت کا جذبۂ وفا اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ میں نے غلطی کی اور اسکی سزا پائی میں حمید کی تکالیف میں اضافہ نہیں کرنا چاہتی۔ وہ اتنا کہکر بڑی ناراضگی اور خفگی میں چلی گئی۔

چند ماہ بعد دو احمدی خواتین میرے پاس آئیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اُنکے راستہ میں زینب کا مکان پڑتا تھا انہوں نے زینب کو بالکل ایک ڈھانچہ کی صورت میں چارپائی پر دیکھا۔ اس نے مجھے سلام بھیجا اور پیغام بھی کہ مجھے سخت تکلیف ہے۔ اور دن بدن میری تکالیف میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں احمدیت سے توبہ کرلوں وگرنہ یہاں میرا جنازہ تک کوئی نہ پڑھیگا۔ میری خواہش ہے کہ موت احمدیت کی حالت میں نصیب ہو۔ اور احمدیوں کے ہاتھوں میرا جنازہ اُٹھے۔ مجھے وہاں لے چلو خواہ میری چارپائی مہمان خانہ میں رکھوا چھوڑنا۔ میں نے اُسکے میاں حمید کو کہلوایا وہ اسکی چارپائی اٹھوا لائے میں اسکو دیکھنے کیلئے گئی۔ گرمی کا موسم تھا اور رات کا وقت۔ اسکی چارپائی صحن میں بچھی تھی۔ سفید بستر پر ایک ہڈیوں کا ڈھانچ پڑی تھی۔ اسکی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ چہرہ پر مُردنی تھی۔ اُسکی طاقت جواب دے چکی تھی۔ میں نے قریب جاکر اسلام علیکم کہا۔ اُس نے میری آواز کو پہچان لیا۔ بمشکل اُسکے ہاتھوں کو جنبش ہوئی جیسے کہ وہ ہاتھ باندھنا چاہتی ہے اور ضعف میں اُرک رُک کر آواز آئی۔ معافی! معافی! میرا دل بھر آیا۔ میں نے کہا۔ اے عورت! حمیت کی جان! اے دولت و ایمان سے مالا مال! بخشنے والی رحمت خداوندی تیری دستگیر ہو۔ اور جنت تجھے مبارک ہو! ٭

افسانہ

حیاتِ نو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبح کا سہانا وقت تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اشجار جوبن پر تھے۔ کوئل کی کوکو نے عجیب سماں باندھ رکھا تھا۔ طائران خوشنوا اپنی دلکش آواز میں سُریں نکال رہے تھے۔ ندی میں پانی کے شور سے ایک باجا بج رہا تھا۔ کچھ لوگ بیٹھے ندی کے کنارے غسل کر رہے تھے۔ زمین پر مخملی فرش بچھا تھا۔ پچھلی رات کا چاند شب بھر کا سفر طے کر کے واپس جا رہا تھا۔ اور جاتی دفعہ اپنی ہلکی ہلکی روشنی کے ساتھ پانی میں اپنا رُوپ دکھا رہا تھا۔ اور پانی کی لہریں اسے جھولا جھلا رہی تھیں۔ میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ سیر کر رہی تھی۔ جونہی کہ ہم قدرتی مناظر سے لطف اٹھا رہی تھیں ایک خطرناک حادثہ ہماری آنکھوں کے سامنے سے گذرا۔ ایک یورپین لیڈی اپنے بچے کی انگلی پکڑے آ رہی تھی۔ اور بچہ اپنی توتلی زبان سے میٹھی میٹھی باتیں کر رہا تھا کہ ان لیڈی صاحبہ کو کوئی اور سہیلی مل گئی۔ اور وہ اس کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئیں۔ بچے کا پاؤں پھسلا اور وہ دریا میں گر پڑا۔ لیڈی صاحبہ نے چیخنا چلّانا شروع کیا۔ لیکن کسی نے بھی اپنی جان جوکھوں میں ڈالنی نہ چاہی۔ اتنے میں ایک نوجوان بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دریا میں کُود پڑا۔ اور بچہ کو لا کر اس کی ماں کے حوالے کیا۔ اس نوجوان کے چہرے سے بشاشت ٹپک رہی تھی۔ لیڈی صاحبہ نے اس کا نام اور کام پُوچھا۔ تو اُس نے بتایا۔ کہ میرا نام احمدی ہے۔ میں خدام الاحمدیہ کا ممبر ہوں۔ اور میرا کام بھی لوگوں کی خدمت کرنا ہے۔ میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ اُس نے انعام لینے سے انکار کر دیا۔ واپس آئی۔ ناشتہ کیا اور گرجا عبادت کیلئے چلی گئی۔ لیکن اس واقعہ کا میرے دل پر خاص اثر تھا حتّٰی کہ عبادت کے وقت بھی میری اس طرف توجہ رہی۔

میں انہی خیالات میں مستغرق تھی کہ ہمارے پادری صاحب کی یہ صدا میرے کانوں میں آئی:۔

"اے خداوند کے پیارو! آؤ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ تو تمہیں احمدی لوگوں سے بالکل کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ اس نئے اسلامی فرقہ نے ہمارا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اور ہم خداوند یسوع کی مقدس تعلیم کو بآسانی لوگوں تک نہیں پہنچا سکتے۔"

ان الفاظ کا میرے کانوں میں پڑنا تھا کہ مجھے اپنے مذہب کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو گئے جس کو ایک نجات دہندہ اور افضل مذہب تصوّر کرتی تھی۔ اسی کے متعلق شبہات پیدا ہو گئے۔ کیونکہ وہ عالمگیر مذہب کس طرح ہو سکتا ہے جو دُوسرے مذہب سے ڈر کر یہ کہے کہ اسکے پیرؤوں کے ساتھ کلام نہ کرو۔ میں وہاں سے دل برداشتہ ہو کر چلی آئی۔ اور سیدھی احمدیوں کے مشن میں پہنچی۔ وہاں ایک نہایت ہی بااخلاق خاتون سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُس سے چند کتابیں احمدیت کے متعلق پڑھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لیئے لیں۔ انہوں نے مجھے اسلام کی خوبیوں کے متعلق آگاہ کیا۔ اور خدا کی ہستی کا یقین کامل طور پر دلایا۔ دورانِ گفتگو میں میں نے پوچھا کہ آپ خداوند عیسیٰ علیہ السلام کو کیا سمجھتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہم احمدی انہیں خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ اور اس بات پر ہمیں یقین ہے۔ کہ جس طرح ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے آئے اُسی طرح وہ بھی بنی اسرائیل کیلئے پیغام ہدایت لیکر آئے۔

پھر میں نے پوچھا۔ آپکی والدہ ماجدہ حضرت مریم کو کیا سمجھتی ہیں۔ تو اُس نے نہایت ہی متانت سے جواب دیا کہ ہم احمدی انہیں صدیقہ سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے قرآن مجید میں اُنہیں صدیقہ کہا گیا ہے۔ ان باتوں سے مجھے اطمینان قلب حاصل ہوا۔ اور اسلام کی عظمت اور بڑائی میرے دل میں بیٹھ گئی۔

میں اُنہیں دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے گھر آئی۔ جب میں ان کتابوں کو پڑھتی۔ تو میرے دل کو تسکین ہوتی۔ اور مجھے ان کا مطالعہ کرنے سے خاص لطف محسوس ہوتا۔

میں ہر تیسرے چوتھے روز اسی خاتون کے گھر جاتی۔ اور گھنٹوں بیٹھی رہتی۔ اور اُس کی باتوں سے لطف اندوز ہوتی۔ میں خیال کرتی۔ کہ اتنی دیر بیٹھنے سے اُسے تکلیف ہوتی ہوگی۔ لیکن اُس کے چہرے پر کبھی بل نہ پڑتے۔ اور جب بھی میں اُٹھنے کا نام لیتی وہ مجھے بیٹھنے پر مجبور کرتی۔ اور میرے ہر اعتراض کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دیتی۔ ایک دن میں نے باتوں باتوں میں اُسے وہ واقعہ سُنا دیا۔ اور اس نوجوان کی شکل وصورت بھی بتا دی۔ تو وہ مسکرا کر چپ ہو رہی۔ اور اُس نے اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دی۔ جب میں نے اُس کے فعل کی زیادہ تعریف کی تو اسنے کہا۔ یہ تو انسان کے لیئے لازمی ہے۔ کہ وہ ہمدردئ خلق کرے۔ یہ کونسا بڑا کام تھا۔ اس میری محسنہ نے مجھے اپنے مقدس شہر قادیان میں کرسمس کی چھٹیوں پر ساتھ جانے کو کہا۔ میں تو آگے ہی اس مقدس رُوحانی باپ کو دیکھنا چاہتی تھی۔ جس پر احمدی لوگ پروانہ وار فدا تھے۔ میں نے بھی خوشی سے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور کرسمس کی تعطیلات کا شدت سے انتظار کرنے لگی۔ آخر وہ دن بھی آپہنچا جبکہ میں اور میری رہنما گاڑی میں سوار ہو گئیں۔ جب ٹرین امرتسر کے اسٹیشن پر پہنچی تو مجھے وہی شخص جسے چار ماہ پہلے میں نے صبح کے وقت ندی کے کنارے ایک بچے کی جان بچاتے ہوئے دیکھا تھا۔ ہماری طرف آتا دکھائی دیا۔ اور اُسنے آتے ہی میری شریک سفر سے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ جب وہ صاحب چلے گئے۔ تو میری شریکِ سفر نے بتایا کہ وہ ان کے میاں تھے۔ مجھے ان دونوں کی پاکیزگی اور علم پر رشک آنے لگا۔ کہ اگر میاں تمام صفات کا مالک ہے۔ تو بیوی اس سے بھی چار گنا بڑھ کر ہے۔ خیر خُدا خُدا کر کے رات کے نو بجے قادیان پہنچے۔ جدھر نگاہ اٹھتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ صبح اُٹھے اور جلسہ گاہ میں چلے گئے۔ وہاں سٹیج پر جگہ ملی۔ دیکھا کہ

عورتیں اور لڑکیاں آتی ہیں۔ اور اپنے اپنے علم کے موتیوں کو اس طرح بکھیرتی ہیں جس طرح موسلا دھار بارش برستی ہے۔ میں نے دیکھا کہ تھوڑے سے فاصلہ پر کچھ بُرقعہ پوش بیجز لگائے کھڑی ہیں۔ اور حاضرات جلسہ کو خاموش کراتی اور پانی پلاتی ہیں۔ وہ مجلس ناصرات الاحمدیہ کی ممبر تھیں۔ جو اپنا کام گرل گائڈ کی طرح سر انجام دے رہی تھیں۔ گو تقریریں مجھے راحت بخشتی تھیں۔ مگر مجھے اپنے مقدس رُوحانی باپ کی تلاش تھی۔ جن کا ابھی تک دیدار نہیں ہوا تھا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ دُوسرے دن ہدایت کی جیتی جاگتی تصویر، مجسمۂ مہر و وفا جلوہ افروز ہوا۔ آتے ہی اس نے تقریر شروع کی۔ اس تقریر کا اثر جو میرے دل پر ہوا۔ وہ مجھ میں لکھنے کی طاقت نہیں۔ دل چاہتا تھا کہ قدموں میں گر پڑوں اور رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگوں۔ اس پیارے کے دیکھنے سے میری رُوحانی آنکھوں کو بصیرت حاصل ہو گئی۔ اور میں جو کہ ظلمت میں بھٹکتی پھرتی تھی میری آنکھوں میں نُور اور دل میں سرور پیدا ہو گیا۔

(خاکسار مبارکہ سیالکوٹی قادیان)

معمہ کے متعلق اعلان

گذشتہ پرچہ میں محمودہ ثروت صاحبہ کیطرف سے جو معمہ شائع کیا گیا تھا۔ چونکہ اس کا مکمل صحیح حل کسی کیطرف سے نہیں پہنچا۔ اس لئے انعام کی مستحق سر دست کوئی بہن قرار نہیں پائی۔ (ایڈیٹر)

رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیمُ الشان معجزہ

غزوۂ خندق میں ایک موقعہ پر جبکہ صحابہؓ خندق کھود رہے تھے۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ تین "دن کے مسلسل فاقہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہ حال تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ جابرؓ بن عبد اللہ جو ایک مخلص صحابی تھے۔ انہوں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر بھوک کیوجہ سے کمزوری اور نقاہت کے آثار دیکھ کر آپؐ سے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی۔ اور گھر آکر اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی شدت کیوجہ سے سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ اُس نے کہا ہاں کچھ جَو کا آٹا ہے۔ اور ایک بکری ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں۔ میں نے بکری کو ذبح کیا اور آٹے کو گوندھا۔ اور پھر اپنی بیوی سے کہا۔ تم کھانا تیار کرو۔ میں رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاکر عرض کرتا ہوں۔ کہ تشریف لے آئیں۔ میری بیوی نے کہا کہ دیکھنا مجھے ذلیل نہ کرنا کھانا تھوڑا ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ لوگ نہ آئیں۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں گیا اور آہستگی کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ گوشت اور جَو کا آٹا ہے۔ جن کے پکانے کے لئے میں اپنی بیوی سے کہہ آیا ہوں۔ آپؐ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کھانا کتنا ہے۔ میںنے عرض کیا کہ اس قدر ہے۔ آپؐ نے فرمایا بہت ہے پھر آپؐ نے اردگرد نگاہ ڈال کر بلند آواز سے فرمایا۔ "اے انصار و مہاجرین کی جماعت چلو جابرؓ نے ہماری دعوت کی ہے چل کر کھانا کھالو" اس آواز پر کوئی ایک ہزار صحابی آپؐ کے ساتھ ہو لئے۔ آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا کہ جاؤ۔ اور اپنی بیوی سے کہہ دو۔ کہ جبتک میں نہ آؤں۔ ہنڈیا کو چولھے پر سے نہ اُتارے اور نہ ہی روٹیاں پکانا شروع کرے۔ جابرؓ نے جلدی سے جاکر اپنی بیوی سے کہا۔ وہ بیچاری سخت گھبرائی کہ کھانا تو صرف چند آدمیوں کے اندازے کا ہے اور آرہے ہیں اتنے لوگ۔ اب کیا ہوگا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں پہنچتے ہی بڑے اطمینان کے ساتھ ہنڈیا اور آٹے کے برتن پر دُعاء کی اور پھر فرمایا کہ اب روٹیاں پکانا شروع کردو۔ اس کے بعد آپؐ نے آہستہ آہستہ کھانا تقسیم کرنا شروع فرمایا۔ جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی کھانے سے سب لوگ سیر ہو کر اُٹھ گئے۔ اور ابھی ہماری ہنڈیا اسی طرح ابل رہی تھی۔ اور آٹا اسی طرح پک رہا تھا۔ (امۃ السلام درجہ ثالثہ قادیان)

احمدی خواتین سے اپیل

مَیں اس مختصر مضمون کے ذریعہ تمام احمدی بہنوں کو اس امر کیطرف متوجہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہم احمدی خواتین کو چاہیئے۔ ہم اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کی عظیم الشان رُوح پیدا کریں۔ اور نہ صرف اپنے اندر ہی بلکہ اس رُوح کو جہانتک ہوسکے بیرونی جماعتوں کی خواتین میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسمیں ہر قسم کی کامرانیوں اور کامیابیوں کا راز مضمر ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جسکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "الامام جُنَّةٌ یقاتلُ مِن ورائہ" کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ امام کو ڈھال بنا کر اسکی حفاظت میں لڑنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ہستی جسکو ہم اجتماعی رنگ میں اپنا مطاع تسلیم کریں اسکی اطاعت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ موجودہ زمانہ میں جسقدر بھی تحریکات ہو رہی ہیں۔ یا مجالس قائم ہیں۔ خواہ انکا نقطۂ نظر کتنا ہی نیک نیتی پر مبنی ہو۔ انکی ناکامیوں اور انکے اندر انشقاق کا پیدا ہونا۔ بلکہ انکے نتائج کیخلاف امید ظاہر ہونے کے اسباب محض یہی ہیں کہ ان کے اندر نظامی کمزوریوں اور نفسانیت کو دخل ہے۔ ان کے سرگروہ محض اپنے آپکو پیش پیش رکھنا۔ یا اپنے آپکو لیڈر بنانا ہی مقصود سمجھتے ہیں اور دُوسری طرف یہ حال ہوتا ہے کہ لوگ باتیں سُنتے ہیں لیکن بجائے اسکے کہ وہ ان نیک اور مفید باتوں پر عمل پیرا ہوں۔ وہ ایک ناقدانہ حیثیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقررین کی تقریروں پر ادبی تنقید شروع کر دیتے ہیں اور بس۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ ان تمام باتوں پر جو انکے سامنے پیش کیجاتی ہیں۔ وہ خود عمل کریں اور دُوسروں کو بھی ترغیب دیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی ہر رنگ کی کامیابیاں اسبات پر شاہد ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں جہانتک میرا علم ہے۔ ہم احمدی مرد و عورت ابھی تک اس سٹیج پر نہیں پہنچے جسپر ہمیں پہنچنا چاہیئے۔ ہمارے اندر ابھی تک کئی قسم کی کمزوریاں ہیں۔ اور ہماری ان کمزوریوں کو رفع کرنے کیلیئے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنی طاقتوں کا کثیر حصّہ اس طرف صرف کرنا پڑتا ہے۔ اور اسکے لئے مختلف ناموں سے حضور کو تحریکات کرنی پڑتی ہیں۔ جیسے انصار اللہ، تحریک جدید، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ وغیرہ۔

پس اگر وہ تمام باتیں جن کو پیدا کرنے کیلیئے حضور کو اپنا وقت، اپنی طاقت، اپنی توجہ اور اپنی دیگر قوتیں اس طرف صرف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم خود بخود اپنے اندر پیدا کرلیں۔ تو ہماری معاونت ان کے لیئے زیادہ سے زیادہ کامیابیوں کا موجب ہو جائے۔

مجھے دارالامان میں آئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ مگر پھر بھی مجھے مستورات میں بعض قابلِ اصلاح باتیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً حضور جمعہ یا درس میں بچوں والی عورتوں کا آنا ناپسند فرماتے ہیں۔ جس کی غرض محض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے بچوں کا شور نہ صرف ان کو بلکہ دُوسروں کو توجہ کرنے سے

ہم سب اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہیں

محروم رکھتا ہے۔

اسی طرح برقعہ کے متعلق کئی دفعہ یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ احمدی مستورات کے برقعہ کی رنگت سفید یا سیاہ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ ان باتوں پر ابھی پوری طرح عمل نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ابھی تک کئی مستورات کے بُرقعے شوخ اور چمکدار رنگ کے ہیں۔ پس میں اپنی تمام احمدی بہنوں کو اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہوں کہ وہ ہر حکم یا ہدایت جو آپ کو آپ کے امام کیطرف سے یا آپ کے امام کے نمائندوں کی طرف سے ملے۔ آپ کامل طور پر اس پر عمل کرنے کی کوشش کیا کریں۔ خواہ آپ کی نظر میں وہ بات کتنی ہی ضرر رساں اور نقصان دہ کیوں نہ ہو۔

اگر ہم اطاعت کا کامل نمونہ دکھائیں۔ تو یقیناً دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ہمارے مقابل پر کھڑی نہیں رہ سکتی۔

پس آؤ آج سے ہم یہ عہد کرلیں۔ کہ ہم اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے امام کی آواز پر اپنی گردنیں جھکا دیں گی۔ اور جو حکم ہمیں ہمارا پیارا امام دے گا۔ اس پر بے چون وچرا عمل شروع کر دیں گی۔ کیونکہ سب کامرانیاں اسی میں مضمر ہیں ٭

خاکسار احمدی بیگم بنت شیخ فضل حق صاحب
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

۱- دمہ کی دوائی۔

گذشتہ پرچہ میں دمہ کی دوائی دریافت کی گئی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ "ایفے ڈرین" یا "ایفے ڈرین ہائیڈرو کلورائیڈ" نامی ایک دوائی جو جرمن انگریزی اور بعض اور کمپنیوں کی تیار شدہ ہے۔ دمہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ مگر ضروری ہے کہ بغیر کسی قابل ڈاکٹر کے مشورہ کے یہ دوائی مریض کو استعمال نہ کرائی جائے۔

(احمدی بیگم بنت شیخ فضل حق صاحب قادیان)

۲- افسوسناک انتقال

میری پیاری ہمشیرہ رشیدہ بیگم اہلیہ مرزا محمد زمان صاحب بنت جناب مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم عین جوانی کے عالم میں مورخہ ۱۲ اپریل ۳۹ء اس جہان فانی سے رحلت فرماگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص تھیں۔ سلسلہ کے کاموں میں انتہائی شوق سے حصہ لیتیں۔ اور اپنے اعلیٰ اخلاق سے ملنے والوں کو گرویدہ کر لیتیں۔ آپ نے اپنے بعد ایک معصوم بچہ یادگار چھوڑا ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہم سے بہن ملی۔ اور یہی اس کی آخری ملاقات تھی۔ مصباحی بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر کی توفیق دے۔

(خاکسار مرزا محمد رفیع مغلپورہ۔ لاہور)

مصباح:۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور اُسے اپنے قرب کی دولت سے مالامال فرمائے۔

۳- مچھلی کے کوفتے

مچھلی کے تمام کانٹے نکال کر سل پر باریک پیس لو۔ سیر بھر مچھلی کے لئے سامان مندرجہ ذیل ہے۔

سامان:۔ زیرہ آدھ چھٹانک۔ چھوٹی الائچی چھ عدد۔ کالی مرچ چار ماشہ۔ نمک اندازے کا۔ خشخاش ایک تولہ ڈبل روٹی یا بھنے ہوئے چنے دو تولہ۔ تھوڑا ادرک اور ہری مرچ۔ باریک کتری ہوئی پیاز۔ ہرا دھنیا۔ تھوڑی دہی قریباً ایک چھٹانک۔

ترکیب:۔ پسی ہوئی مچھلی اور سارے پسے ہوئے مصالح کو اچھی طرح ملالیں اور گولیاں بنالیں، پہلے پیاز کو سُرخ کرلیں۔ مصالحہ کو دہی کے ساتھ گھی میں بھون لیں۔ لیکن بھونتے وقت تھوڑا تھوڑا پانی ضرور ڈالیں۔ جب مصالح بھن جائے تو کوفتے ڈال دیں۔ جب تھوڑا سا پانی رہ جائے تو اتار لیں۔ تین انڈے کچے مچھلی میں مصالح ملاتے وقت ضرور ڈال لیں۔ (سراج بی۔ دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

۴۔ سلائی کے متعلق ایک کتاب کی ضرورت

مجھے سلائی کے کام کے متعلق ایک کتاب کی ضرورت ہے جو اُردو میں لکھی ہوئی ہو۔ اگر کسی بہن کو کسی ایسی کتاب کا علم ہو تو مطلع فرمائیں + (احمدی بیگم قادیان)

۵۔ حضرت عائشہ رض کے متعلق ایک مضمون

بھاگلپور سے ایک مضمون "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا" کے زیر عنوان دفتر میں موصول ہوا ہے۔ مگر راقمہ مضمون کا نام پڑھا نہیں گیا۔ مضمون اچھا ہے۔ اگر راقمہ اپنے نام سے اطلاع دیں۔ تو مضمون شائع کر دیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

۶۔ بال جھڑنے کا علاج

کچور ایک پیسے کی منگا کر پیس لیں۔ اور سر دھونے سے ایک گھنٹہ بیشتر یا صبح کو سر دھونا ہو تو رات کے وقت آدھ پاؤ دہی میں ملا کر رکھ لیں۔ جب صابن سے سر دھو چکیں تو کچور ملا ہوا دہی سر پر خوب ملیں اور خالص سرسوں کا تیل لگا لیں۔ ہر روز دھونے کی ضرورت نہیں۔ جب کبھی سر دھوئیں تو اسی طریقے پر عمل کریں۔ انشاء اللہ بال گھنے اور مضبوط ہو جائیں گے۔

(تہذیب نسواں)

۷۔ ش، الف صاحبہ سیالکوٹی کو اطلاع

آپ کا مرسلہ مضمون اور استفسار شائع ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اپنے صحیح نام و پتہ سے اطلاع دی جائے۔ (ایڈیٹر)

۸۔ نعیمہ یاسمین خاموش کیوں ہیں؟

گزشتہ پرچہ میں نعیمہ یاسمین صاحبہ سے اُن کا مکمل پتہ دریافت کیا گیا تھا۔ مگر ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ وہ خاموش کیوں ہیں۔ (ایڈیٹر)

۹۔ بازوؤں پر بالوں کی کثرت

میرے بازوؤں پر کثرت سے بال اُگے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ہتھیلیوں کی پشت پر بھی اُگ آئے ہیں۔ اگر کسی بہن کو کسی ایسی دوائی کا علم ہو جو اِن بالوں کو جڑ سے اکھیڑ دے تو مطلع فرمائیں۔ (رضیہ بیگم دہلی)

۱۰۔ فرنیچر کے دھبّے

عام طور پر فرنیچر پر چھوٹے چھوٹے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جو جلد نہیں چھوٹتے۔ کوئی مصباحی بہن اگر کسی ایسی پالش کا نام جانتی ہوں جس سے دھبّے نظر نہ آئیں۔ اور نہ ہی فرنیچر کا پالش خراب ہو۔ تو بذریعہ مصباح مطلع فرمائیں۔ (ایک مصباحی بہن)

۱۱۔ جارجیٹ دھونے کا طریق

جارجیٹ کو اگر دھویا جائے تو وہ بہت سکڑ جاتا ہے۔ براہ مہربانی دھونے کا کوئی ایسا طریق بتایا جائے جس سے وہ خراب نہ ہو۔ (نصیرہ نزہت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۔ کامیاب تجربہ

گزشتہ پرچہ میں چائے کی پتیوں سے سر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھونے کا جو طریق بتایا گیا ہے۔ وہ عند التجربہ درست ثابت ہؤا۔ چائے کی پتیوں سے بال واقعی خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ بہنیں اسے ضرور استعمال کریں۔ (ایک خریدار)

۱۳۔ ہرن کی کھال

کوئی مصباحی بہن مطلع فرمائیں کہ ہرن کی کھال کو کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ (زبیدہ بیگم)

۱۴۔ ڈبل روٹی اور کیک وغیرہ بنانا

مجھے ڈبل روٹی۔ کیک اور بسکٹ بنانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ کوئی بہن مطلع فرمائیں۔ کہ ایسی کتاب جس میں ان چیزوں کے بنانے کی آسان ترکیب ہو۔ کہاں سے اور کس قیمت سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ (مسعودہ بیگم)

۱۵۔ مبارک

یہ خبر نہایت مسرت سے سُنی جائیگی کہ ماہ گذشتہ میں اشاعتِ مصباح سوسائٹی کی تین ممبرات امتہ اللہ بیگم صاحبہ۔ حمیدہ بیگم صاحبہ۔ اور سلیمہ بیگم صاحبہ کی شادی خانہ آبادی ہُوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(اسسٹنٹ سکرٹری)

خانہ داری

چنے کی دال کا حلوا

سامان۔ دال آدھ سیر۔ چینی آدھ سیر۔ گھی پاؤ بھر۔ پانی پاؤ بھر۔ زعفران ایک ماشہ۔ الائچی سفید دس عدد۔ میوہ حسب پسند۔

ترکیب۔ پہلے زعفران کو دُودھ میں بھگو دیں۔ دال کو اُبال لیں۔ دال اُبل چکے تو کسی بڑے برتن میں پانی وغیرہ نکالکر پھیلا دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے۔ تو ناروں کی چھلنی ہیں سے جو ذرا موٹی ہو۔ تھوڑی تھوڑی دال ڈالکر ملتے جائیں۔ آٹا نیچے گرتا جائیگا۔ اس طرح ساری دال مل لیں۔ اس کا آٹا مثل سُوجی کے ہوگا۔

اب دیگچی میں پانی و چینی ڈالکر چولھے پر رکھدیں۔ جب پکنے لگے تو اتار لیں۔ اب کسی دیگچی میں گھی ڈال کر دانہ الائچی چھوڑ دیں۔ ایک دو دفعہ چمچہ چلانے کے بعد دال کا آٹا بھی چھوڑ دیں۔ آٹے کو خُوب سُرخ کر لیں۔ جب آٹا سُرخ ہو جائے تو میوہ وغیرہ بھی ڈالدیں۔ ایک دو دفعہ چمچہ چلانے کے بعد چاشنی بھی چھوڑ دیں۔ جب چاشنی خشک ہو جائے۔ تو دُودھ کو کسی کپڑے میں چھان کر اسمیں ملا دیں اور ہلاتے جائیں۔ آٹھ دس بُوند کسی خوشبو کی ڈالدیں اور اتار لیں۔ بس حلوا تیار ہو گیا۔ نوش فرمائیں۔

کیلے کی پھلیوں کی مٹھائی

کیلے کی پھلیاں چار عدد، چینی ایک چھٹانک، گھی دو چھٹانک، ترکیب:۔ پھلیاں چھیل کر چاقو کے ساتھ ایک ایک انچ گول گول ٹکیاں کر لیں پھر فری پان میں گھی ڈالکر کوئلوں کی آنچ پر خوب گرم کر کے اسمیں ٹکیاں چھوڑ دیں۔ جسوقت ٹکیاں سُرخی مائل ہو جائیں ۴۴

۴۴ تو اتار کر رکھ لیں۔ فری پان کو صاف کر کے اسمیں چینی اور آدھ چھٹانک پانی ڈالکر خوب پکائیں۔ جسوقت چینی تار چھوڑدے اسوقت اتار کر اس میں ٹکیاں چھوڑ کر ہلائیں۔ سرد کر کے کھانے میں لائیں۔ بہت لذیذ ہوتی ہیں۔

(امتہ الرشید شوکت دینیات درجہ ثالثہ)

انصار اللہ

سیالکوٹ شہر کی احمدی خواتین کی تبلیغی جدوجہد

اس سال سیالکوٹ شہر کی انصار اللہ مستورات کے آٹھ جلسے ہوئے۔ سیّدہ شوکت صاحبہ الفضل میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پڑھ کر سُناتی رہیں۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک ٹریکٹ "شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار" پڑھا اور جلسہ تحریک جدید میں دُعا پر تقریر کی۔ سیّدہ عفت صاحبہ نے احمدیت کیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی پر مضمون پڑھکر سُنائے۔ سیّدہ مسرت صاحبہ نے ایک مضمون حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا پڑھکر سنایا۔ تحریک جدید کے جلسے میں پہلے مطالبے پر روشنی ڈالتے ہوئے سادگی کی تلقین کی۔ دو مضمون الفضل میں سے "گناہ کی فلاسفی اور اس سے بچنے کا صحیح طریق۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو بزرگ خواتین کا المناک انتقال پڑھ کر سُنائے۔ رضیہ صاحبہ نے ایک مضمون "رُوح کا تعلق خالق سے" یکم اپریل کے الفضل سے پڑھا۔ سیّدہ آسیہ صاحبہ نے تحریک جدید کے جلسہ میں "اطاعتِ امام" کے متعلق نہایت اچھی تقریر کی۔ اور الفضل میں سے ایک خطبہ پڑھ کر سُنایا۔ خاکسارہ نے الفضل میں سے حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا والا مضمون پڑھ کر سنایا۔ تحریک جدید کے جلسہ کے موقع پر اپنے ہاتھ سے کام کرنے پر تقریر کی۔ الفضل میں سے ایک خطبہ پڑھکر سُنایا۔ سیّدہ قمر اسلام صاحبہ نے الفضل میں سے خطبہ پڑھا۔ سیّدہ فرحت صاحبہ نے "نماز مستقل طور پر اور نہایت ادب سے پڑھنی چاہیئے" کے موضوع پر پنجابی میں بچیوں کے سامنے تقریر کی۔ تاکہ ان کے اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے سکول کی لڑکیوں اور ممبرات انصار اللہ کیلئے تقریروں کا ایک ایسا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جن میں قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ انکے علاوہ ماہِ صیام میں رمضان کی اہمیت، ماہ صیام کا نزول، اور اس کے برکات، اور نافرمان قوموں کا انجام کے موضوعات پر مدلل تقریریں کیں۔ تحریک جدید کے جلسہ میں اُنیس مطالبات پر روشنی ڈالتے ہوئے لڑکیوں کو ان پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔

سال میں دو یوم التبلیغ منائے گئے جنمیں تمام ممبرات نے حصّہ لیا۔ چھ سَو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ممبرات بعض جگہوں پر مستقل طور پر ٹریکٹ بھجواتی رہیں۔ چند لوگوں میں مفید اور کارآمد کتابیں بھی مطالعہ کے لئے تقسیم کی گئیں۔

خاکسار سیّدہ امۃ السلام

سکرٹری انصار اللہ مستورات سیالکوٹ شہر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! مقصودہ خاتون

۶ مارچ پیر کا دن بظاہر ہمارے لئے بڑا ہی خوشی کا دن تھا۔ اس لئے کہ اس دن میرے تایا زاد بھائی عبد المجید کا عقد ہونا تھا۔ مگر آہ اس دن سے زیادہ نامبارک اور منحوس دن بھی اور کوئی نہ تھا کیونکہ اس دن میری چھوٹی ہمشیرہ مقصودہ خاتون دختر رسالدار میجر محمد یعقوب خان صاحب اس جہان فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دن بھر بھائی کی شادی کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ اور مرحومہ اس بات سے بڑی خوش تھی کہ آج میرے بھائی کا عقد ہو گا۔ گھر بھر خوش نظر آتا تھا۔ اور خورد و کلاں خنداں و فرحاں نظر آتے تھے۔ مگر آہ اس عارضی خوشی کے پیچھے لاانتہاء غم پوشیدہ تھا۔ شام کو چھ بجے بھائی صاحب عقد وغیرہ سے فارغ ہو کر آئے۔ اسوقت تک مرحومہ کے ہوش وحواس بالکل بجا تھے۔ مگر ساڑھے بارہ بجے شب قضائے حاجت کے بعد چارپائی پر دراز ہو گئی۔ اور کہنے لگی۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا معلوم ہوتا ہے۔ میں والد صاحب کو بلا کر لائی۔ انہوں نے ہاتھ دیکھا۔ نبض جگہ چھوڑ چکی تھی۔ والد صاحب یہ دیکھکر یٰسین پڑھنے لگے۔ وہ کہنے لگی میری نماز کی کتاب لاؤ۔ میں دعاء پڑھوں گی۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد ایک لمبا سانس لے کر تمام حسرتیں اور آرزوئیں لئے ہوئے سولہ سترہ سال کی عمر میں چل بسی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؁

گوشۂ قبر میں سامان عروسی ہو گا
لاش آرام سے سوئیگی سہاگن بنکر

مرحومہ اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتی تھی۔ نہایت ہوشیار، سلیقہ شعار، صفائی پسند اور اعلیٰ درجہ کی مومنہ تھی۔ اگرچہ وہ مجھ سے چھوٹی تھی۔ مگر اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ کے لحاظ سے مجھ کہیں بڑھ کر تھی۔ ؁

تمہیں کہتا ہے مُردہ کون تم زندہ کی زندہ ہو
تمہاری نیکیاں زندہ تمہاری خُوبیاں زندہ

مرحومہ کو پُرانا بخار تھا۔ جو آخر میں تپدق کی صُورت اختیار کر گیا۔ دنیا بھر کے علاج انگریزی و یُونانی کئے۔ مگر ع

مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی

اور آخر یہ موذی مرض جان لے کر ہی ٹلا۔ ؁

لاکھ تدبیر کرے انسان تو کیا ہوتا ہے
وُہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

بہنیں دُعاء کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریقِ رحمت کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ؛

(غمزدہ مطلوبہ خاتون از میرٹھ چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقایا دارانِ مصباح

فہرست کو غور سے پڑھیں اور اگر آپکا نام بھی بقایا داران میں ہو تو فوراً چندہ بھیجکر ممنون فرمائیں

چندہ وصول نہ ہوا تو وی پی کئے جائینگے جنہیں وصول کرنا آپکا اخلاقی فرض ہے

مصباح کے اُن تمام خریداران کی خدمت میں جن کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرماکر اس فہرست کے پڑھتے ہی اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ ورنہ اگلا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا۔ جسے وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ مگر وی پی پر چونکہ زائد خرچ ہو جاتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تمام خریدار اصحاب منی آرڈر کے ذریعہ اپنا اپنا چندہ بھیجدیں۔ ہر خریدار کے نام کے آگے وہ مہینہ درج کر دیا گیا ہے۔ جہانتک اس کے چندہ کی میعاد ختم ہے۔ اب چونکہ نئے سال کے بھی قریباً پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور بہت سے اصحاب کی طرف سے کوئی قیمت وصول نہیں ہوئی۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب اپنا اپنا چندہ بہت جلد بھیجکر ممنون فرمائیں ۞ (مینجر مصباح)

۱- محمد رفیق صاحب۔ اکتوبر ۳۸ء

۳- اہلیہ صاحبہ قاضی محمد شریف صاحب دسمبر ۳۸ء

۵- بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب دسمبر ۳۸ء

۶- خورشید بیگم صاحبہ۔ دسمبر ۳۸ء

۱۰- اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری دسمبر ۳۸ء

۱۱- استانی برکت بی بی صاحبہ۔ دسمبر ۳۸ء

۱۲- خالدہ صاحبہ۔ دسمبر ۳۸ء

۱۳- اہلیہ صاحبہ محمد یونس صاحب. دسمبر ۳۸ء

۱۵- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد سعید صاحب دسمبر ۳۸ء

۱۶- ڈاکٹر محمد لطیف صاحب۔ دسمبر ۳۸ء

۱۷- چوہدری عبد المالک صاحب دسمبر ۳۸ء

۱۸- محمد یوسف شاہ صاحب. دسمبر ۳۸ء

۲۰- عبد القادر صاحب دسمبر ۳۸ء

۲۱- اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب دسمبر ۳۸ء

۲۴- سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب دسمبر ۳۸ء

۲۵- خیر الدین صاحب دسمبر ۳۸ء

۲۶- محمد اکرم خان صاحب دُرالی دسمبر ۳۸ء

۲۷- اہلیہ صاحبہ پیر بہاول شاہ صاحب مارچ ۳۸ء

۲۸- بیگم صاحبہ میاں محمد شریف صاحب دسمبر ۳۸ء

۲۹- محمد اکبر صاحب گلگت ہاؤس جون ۳۸ء

۳۰- سیدہ فضیلت اسلام صاحبہ دسمبر ۳۸ء

۳۲- سیدہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین

۳۳- زینب بی بی صاحبہ قادیان دسمبر ۳۸ء

۳۴- ام الفیض جدہ خاتون صاحبہ دسمبر ۳۸ء

۳۷- سید محمد حسین صاحب دسمبر ۳۸ء

۴۰- اہلیہ صاحبہ مرزا معظم صاحب. فروری ۳۸ء

۴۱- نظیرن بیگم رفیقاً بیگم صاحبہ دسمبر ۳۸ء

۴۲- محمد شفیع صاحب مارچ ۳۸ء

۴۳- محمد اقبال صاحب مارچ ۳۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۵ - اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب۔ جون ۳۸ء
۴۶ - محمد دین صاحب ٹیلر ماسٹر جون ۳۸ء
۴۷ - راجہ محمد سمیع اللہ صاحب جون ۳۸ء
۴۸ - اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب مارچ ۳۸ء
۴۹ - والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خان صاحب مئی ۳۸ء
۵۱ - بیگم حفیظ صاحب جولائی ۳۸ء
۵۳ - مرزا محمد علی بیگ صاحب ستمبر ۳۸ء
۵۴ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب اکتوبر ۳۸ء
۵۵ - ملک حبیب اللہ خاں صاحب۔ دسمبر ۳۸ء
۵۷ - سیٹھ الہ جوایا ظہور احمد صاحب دسمبر ۳۸ء
۵۹ - منشی محمد ظہیر الدین صاحب۔ فروری ۳۸ء
۶۰ - صالح بیگم صاحبہ۔ مارچ ۳۸ء
۶۱ - اے، جی ناصر صاحب دسمبر ۳۸ء
۶۲ - پروفیسر محمد صاحب جون ۳۸ء
۶۳ - سیدہ محمودہ اختر صاحبہ اگست ۳۸ء
۶۴ - اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب اکتوبر ۳۸ء
۶۶ - اہل پردہ کلاں سردار کرڑا خان صاحب دسمبر ۳۸ء
۶۷ - بیگم صاحبہ ملک صاحب خاں صاحب نون۔ فروری ۳۸ء
۶۸ - ڈاکٹر اے عزیز صاحب اخوند۔ اپریل ۳۸ء
۶۹ - اہلیہ صاحبہ رسالدار میجر محمد یعقوب خان صاحب دسمبر ۳۸ء
۷۰ - اہلیہ صاحبہ خان صاحب چوہدری محمد سعید خان صاحب فروری ۳۸ء
۷۱ - ایم، ایم سالم اکبر صاحب۔ جون ۳۸ء
۷۲ - ہیڈ مسٹرس صاحبہ احمدیہ گرلز مڈل سکول اکتوبر ۳۸ء
۷۳ - سکینہ بی بی صاحبہ۔ دسمبر ۳۸ء
۷۵ - محل نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب جنوری ۳۹ء

۷۶ - الہ رکھی صاحبہ۔ دسمبر ۱۹۳۶ء
۷۷ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد القیوم صاحب جنوری ۳۸ء
۷۹ - نذر محمد خان صاحب۔ فروری ۳۸ء
۸۰ - اہلیہ صاحبہ محمد بشیر الدین صاحب مارچ ۳۸ء
۸۱ - والدہ منیر احمد صاحب مئی ۳۸ء
۸۳ - اہلیہ صاحبہ قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی مئی ۳۸ء
۸۴ - ڈاکٹر لعل الدین صاحب دسمبر ۳۸ء
۸۶ - ڈاکٹر محمد عمر صاحب دسمبر ۳۸ء
۸۷ - محمودہ بیگم صاحبہ - مارچ ۳۸ء
۸۹ - سیدہ اختر النسا بیگم صاحبہ جون ۳۸ء
۹۰ - جمعدار فیروز الدین صاحب۔ اگست ۳۸ء
۹۱ - سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اگست ۳۸ء
۹۲ - امام حسین قاسم صاحب۔ ستمبر ۳۸ء
۹۳ - شیخ محمد حسین صاحب - دسمبر ۳۸ء
۹۴ - اہلیہ صاحبہ لفٹیننٹ ہادی علی خان صاحب دسمبر ۳۸ء
۹۵ - اہلیہ صاحبہ ایس نصیر احمد صاحب جنوری ۳۸ء
۹۷ - پیرزادہ مظفر حسن صاحب مارچ ۳۸ء
۹۸ - بخانہ سید گلزار احمد صاحب اپریل ۳۸ء
۱۰۰ - چوہدری مقصود علی صاحب مئی ۳۸ء
۱۰۱ - کلثوم بیگم صاحبہ - اپریل ۳۸ء
۱۰۲ - میر کلیم اللہ صاحب۔ جولائی ۳۸ء
۱۰۳ - مہر النساء بیگم صاحبہ۔ ستمبر ۳۸ء
۱۰۴ - عزیزہ بیگم صاحبہ۔ جنوری ۳۸ء
۱۰۷ - رشیدہ بیگم صاحبہ۔ اپریل ۳۸ء
۱۰۸ - زینت آراء بیگم صاحبہ۔ مارچ ۳۸ء

۱۰۹ - ڈاکٹر عبد الحمید صاحب جون ۳۸ء
۱۱۰ - سکینہ بیگم صاحبہ۔ مئی ۳۸ء
۱۱۱ - بابو عبد الشکور صاحب۔ جون ۳۸ء
۱۱۲ - قمر الدین صاحب۔ دسمبر ۳۸ء
۱۱۳ - محمد مظفر الدین صاحب۔ جولائی ۳۸ء
۱۱۴ - محمدی بیگم صاحبہ - اکتوبر ۳۷ء
۱۱۵ - بیگم صاحبہ چوہدری ابو الہاشم خان صاحب دسمبر ۳۸ء
۱۱۸ - مولوی دلپذیر صاحب دسمبر ۳۸ء
۱۱۹ - ظہورہ بیگم صاحبہ - مئی ۳۸ء
۱۲۰ - چوہدری دین محمد صاحب جون ۳۶ء
۱۲۱ - مسز اے۔ آر صوفی۔ جولائی ۳۸ء
۱۲۲ - خورشید بیگم صاحبہ۔ ستمبر ۳۸ء
۱۲۳ - میاں محمود احمد صاحب دسمبر ۳۸ء
۱۲۴ - احمدی بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل حق صاحب دسمبر ۳۸ء
۱۲۵ - حمیدہ خاتون صاحبہ۔ دسمبر ۳۸ء
۱۲۶ - اہلیہ صاحبہ محمد کرامت اللہ صاحب فروری ۳۸ء
۱۳۰ - خدیجہ بیگم صاحبہ۔ مارچ ۳۸ء
۱۳۲ - سید محمد اشرف صاحب جون ۳۸ء
۱۳۳ - میاں پیر محمد، محمد ابراہیم صاحبان۔ اپریل ۳۸ء
۱۳۴ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد خان صاحب دسمبر ۳۸ء
۱۳۶ - اہلیہ صاحبہ قریشی عبد الرحمن صاحب مارچ ۳۸ء
۱۳۷ - رحمت بی بی صاحبہ۔ مارچ ۳۹ء
۱۳۸ - گلزار فاطمہ صاحبہ - مارچ ۳۹ء
۱۳۹ - گلوب نیشنل ٹینری۔ مارچ ۳۸ء
۱۴۰ - سید فضل الرحمن صاحب مارچ ۳۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴۱- صادقہ بیگم صاحبہ - مئی ۳۷ء
۱۴۲- اے۔ آر نسیم - نومبر ۳۸ء
۱۴۳- امۃ الرحمٰن صاحبہ - مئی ۳۸ء
۱۴۴- بخانہ ملک عمر علی خانصاحب جولائی ۳۸ء
۱۴۶- مسز مولوی عبد السلام صاحب - ستمبر ۳۸ء
۱۴۷- اے۔ ایف صاحبہ - فروری ۳۸ء
۱۴۸- حسین بیگم صاحبہ - فروری ۳۸ء
۱۴۹- بخانہ سید محمد مومن صاحب مارچ ۳۸ء
۱۵۰- سید وجاہت حسین شاہ صاحب - اپریل ۳۸ء
۱۵۱- مسز آر آئی عابد - اپریل ۳۸ء
۱۵۲- مسٹر اے حمید صاحب اپریل ۳۸ء
۱۵۳- سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور مئی ۳۸ء
۱۵۴- سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی جولائی ۳۸ء
۱۵۵- اہلیہ صاحبہ میر نصر اللہ خانصاحب اپریل ۳۸ء
۱۵۶- زینب بیگم صاحبہ - اکتوبر ۳۸ء
۱۵۷- میاں محمد سلطان صاحب - دسمبر ۳۸ء
۱۵۸- عزیزہ صاحبہ - دسمبر ۳۸ء
۱۵۹- سارہ بیگم صاحبہ - جنوری ۳۸ء
۱۶۲- اہلیہ صاحبہ قاضی عبد الحق صاحب ۳۱ دسمبر ۳۸ء
۱۶۳- اہلیہ صاحبہ چوہدری اعظم علی صاحب نومبر ۳۸ء
۱۶۴- اہلیہ صاحبہ ملک فضل حسین صاحب مارچ ۳۹ء
۱۶۵- بیگم صاحبہ ملک محمد اشرف خانصاحب مئی ۳۸ء
۱۶۱- ناصرہ خاتون صاحبہ ہتک مئی ۳۹ء
۱۶۸- فضیلت جہاں بیگم صاحبہ جنوری ۳۹ء
۱۶۹- طیبہ صدیقہ صاحبہ - مارچ ۳۹ء

۱۷۱- طاہرہ بیگم صاحبہ بنت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب فروری ۳۹ء
۱۷۲- امۃ الحمید صاحبہ بنت میاں غلام حسین صاحب مارچ ۳۹ء
۱۷۳- آمنہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب جولائی ۳۸ء
۱۷۶- نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ - جولائی ۳۸ء
۱۷۷- بیگم زبیدہ خاتون صاحبہ - جولائی ۳۸ء
۱۷۸- سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ - جولائی ۳۸ء
۱۷۹- محمودہ ثروت صاحبہ بنت شیخ نیاز محمد صاحب مارچ ۳۹ء
۱۸۰- چوہدری رب نواز خان صاحب - جولائی ۳۸ء
۱۸۱- اہلیہ صاحبہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ دسمبر ۳۸ء
۱۸۴- رضیہ بیگم صاحبہ - جولائی ۳۸ء
۱۸۶- اختر بیگم صاحبہ بنت ملک عزیز احمد صاحب جنوری ۳۹ء
۱۸۷- انور بیگم صاحبہ - اگست ۳۸ء
۱۸۸- شریفہ بیگم صاحبہ - اگست ۳۸ء
۱۸۹- بنت محمد حسین خانصاحب - اگست ۳۸ء
۱۹۱- محترمہ امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابو العطاء صاحب مئی ۳۸ء
۱۹۲ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الحمید صاحب ریلوے آڈیٹر - مئی ۳۹ء
۱۹۳- رشیدہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مولوی ظفر محمد صاحب - مارچ ۳۹ء
۲۰۶- میاں محمد ناصر صاحب - دسمبر ۳۸ء
۲۰۹- امۃ القدیر بیگم صاحبہ سنور - نومبر ۳۷ء
۲۱۴- اہلیہ صاحبہ منشی عبد الحمید خانصاحب - دسمبر ۳۸ء
۲۱۵- سیٹھ صدیق احمد صاحب دسمبر ۳۸ء
۲۱۹- اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دسمبر ۳۸ء
۲۲۰- اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب جولائی ۳۸ء
۲۲۲- مسعودہ بیگم صاحبہ بنت مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم دسمبر ۳۸ء

۲۲۳- سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مرزا اسلام اللہ صاحب قادیان اگست ۳۸ء
۲۲۵- امۃ الرشید صاحبہ بنت مرزا محمد شفیع صاحب اپریل ۳۹ء
۲۲۶- امۃ اللطیف صاحبہ بنت سید محمد لطیف شاہ صاحب اگست ۳۸ء
۲۲۷- امۃ الرشید بیگم صاحبہ زہرا - اگست ۳۸ء
۲۲۸- نصیرہ بیگم صاحبہ نزہت جنوری ۳۹ء
۲۲۹- امۃ الرحمٰن صاحبہ بی اے بی ٹی - اگست ۳۸ء
۲۳۱- فرخندہ اختر صاحبہ - نومبر ۳۸ء
۲۳۳- مسز محمد رفیق صاحبہ - جنوری ۳۹ء
۲۳۴- محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ درد - مارچ ۳۹ء
۲۴۱- امۃ الحی بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب - مئی ۳۹ء
۲۴۳- آمنہ خاتون صاحبہ معرفت چوہدری ابو الہاشم خانصاحب - [illegible]
۲۴۴- زبیدہ خاتون صاحبہ - ستمبر ۳۸ء
۲۴۵- بلقیس بیگم صاحبہ بنت حکیم عبد الصمد صاحب فروری ۳۹ء
۲۴۶- رشیدہ ناصرہ صاحبہ بنت چوہدری نصیر الدین صاحب فروری ۳۹ء
۲۴۷- عظیمہ صاحبہ - جنوری ۳۹ء
۲۴۹- محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ستمبر ۳۸ء
۲۵۰- والدہ میر نور احمد خانصاحب - مارچ ۳۹ء
۲۵۱- ماسٹر عطاء الرحمٰن صاحب - مارچ ۳۹ء
۲۵۵- خورشید بیگم صاحبہ - مارچ ۳۹ء
۲۵۶- امۃ الحبیب صاحبہ اختر مارچ ۳۹ء
۲۵۷- سکینہ اختر صاحبہ - اکتوبر ۳۸ء
۲۵۸- ام افتخار احمد صاحب - مارچ ۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۵۹ - قریشی عبد اللطیف صاحب - اکتوبر ۳۸ء

۲۶۰ - مبارکہ شوکت صاحبہ بنت خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب [illegible]

۲۶۲ - اہلیہ صاحبہ مولوی محمد احمد صاحب پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل [illegible]

۲۶۳ - حمیدہ بیگم صاحبہ بنت منشی محمد الدین صاحب مختار عام مئی ۳۹ء

۲۶۶ - اے - ایچ شفقت صاحبہ - اکتوبر ۳۸ء

۲۶۸ - امۃ اللطیف بیگم صاحبہ معصوم نومبر ۳۸ء

۲۶۹ - پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ محلہ دار العلوم قادیان - نومبر ۳۸ء

۲۷۳ - محترمہ بیگم صاحبہ ایم ملک نعیم صاحب جنوری ۳۹ء

۲۷۴ - اہلیہ صاحبہ حکیم فیروز الدین صاحب نومبر ۳۸ء

۲۷۸ - امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری حاکم الدین صاحب [illegible]

۲۸۰ - پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ فیروز پور نومبر ۳۸ء

۲۸۲ - مبارکہ بیگم صاحبہ نیاز منزل نومبر ۳۸ء

۲۸۳ - خدیجہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ محلہ دار العلوم قادیان [illegible]

۲۸۴ - امۃ الرشید صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی [illegible]

۲۸۷ - ناصرہ بیگم صاحبہ معرفت شیخ عبد القادر صاحب قادیان مئی ۳۹ء

۲۸۸ - سلیمہ بیگم صاحبہ معرفت مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور مئی ۳۹ء

۲۸۹ - سلیمہ بیگم صاحبہ - دسمبر ۳۸ء

۲۹۱ - مجید احمد صاحب لاہور جنوری ۳۹ء

۲۹۲ - چوہدری عبد اللہ خان صاحب کوہالہ - مارچ ۳۹ء

۲۹۳ - اہلیہ مولوی بشیر احمد صاحب - اپریل ۳۹ء

۲۹۴ - چوہدری عطاء اللہ خان صاحب نمبردار مارچ ۳۹ء

۳۰۰ - عطیہ سمیع بیگم صاحبہ - مئی ۳۹ء

۳۰۶ - امۃ العزیز صاحبہ شمیم - جنوری ۳۹ء

۳۰۷ - خواجہ ظہور الدین صاحب فروری ۳۹ء

۳۰۸ - ریحانہ صاحبہ - فروری ۳۹ء

۳۰۹ - عائشہ صدیقہ صاحبہ - فروری ۳۹ء

۳۱۰ - صفیہ بیگم صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۱۲ - اہلیہ صاحبہ حکیم نظام جان صاحب فروری ۳۹ء

۳۱۳ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب - فروری ۳۹ء

۳۱۴ - مسز ظہور احمد صاحب فروری ۳۹ء

۳۱۵ - مسز محمد اسحٰق صاحب جنوری ۳۹ء

۳۱۶ - مسز ضیاء اللہ صاحب جنوری ۳۹ء

۳۱۹ - بابو محمد خان صاحب جنوری ۳۹ء

۳۲۰ - اقبال خانم صاحبہ - جنوری ۳۹ء

۳۲۱ - مسز فضل الرحمٰن صاحب چغتائی فروری ۳۹ء

۳۲۴ - رضیہ بیگم صاحبہ - فروری ۳۹ء

۳۲۷ - صفیہ بیگم صاحبہ برمکان نور محمد صاحب اوورسیر فروری ۳۹ء

۳۲۸ - عائشہ بیگم صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۲۹ - مرزا ناصر احمد صاحب - فروری ۳۹ء

۳۳۰ - چوہدری سردار احمد خان صاحب - فروری ۳۹ء

۳۳۱ - چوہدری عطا محمد صاحب فروری ۳۹ء

۳۳۲ - فاطمہ بی بی صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۳۳ - محمودہ خانون صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۳۴ - فاطمہ خانون صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۳۷ - روحی بیگم صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۳۹ - بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب فروری ۳۹ء

۳۴۰ - سعیدہ بیگم صاحبہ فروری ۳۹ء

۳۴۱ - ایس سطوت صاحبہ مارچ ۳۹ء

۳۴۵ - آر - اے ارشد صاحب فروری ۳۹ء

۳۴۶ - غلام قادر خان صاحب مارچ ۳۹ء

۳۴۷ - والدہ صاحبہ عبد المجید خان صاحب جنوری ۳۹ء

۳۴۸ - صالحہ بیگم صاحبہ بنت بھائی ڈاکٹر محمود احمد صاحب مارچ ۳۹ء

۳۵۰ - اہلیہ صاحبہ بابو برکت علی صاحب مارچ ۳۹ء

۳۵۳ - مس آر - بی صاحبہ مارچ ۳۹ء

۳۵۴ - والدہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب اپریل ۳۹ء

۳۵۵ - صادقہ حسنی آفتاب بیگم صاحبہ مارچ ۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیّتیں

۵۳۶۰ منکہ فہمیدہ بیگم زوجہ محمد اکرم صاحب قوم قریشی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چھاؤنی لاہور ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲ ۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مَیں نے اپنے خاوند سے حق مہر لینا تھا۔ وہ مبلغ آٹھ سَو روپیہ تھا۔ جس میں سے چھ سَو روپیہ آگے وصول کر لیا ہے۔ اور اب مَیں نے دو سَو روپیہ جو بقایا تھا وصول کیا ہے۔ جو اب میرے پاس ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ اور آگے میرے مرنے کے بعد کوئی میری جائیداد ثابت ہو وے۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میری جائیداد سے وصول کرلیں۔ العبد: فہمیدہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:- پیر ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین۔

گواہ شد:- محمد اکرم پٹواری بقلم خود خاوند موصیہ۔

۵۳۵۵ منکہ امۃ العزیز بیگم زوجہ حافظ شفیق احمد قوم شیخ قریشی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵ ۳۹ حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں:-

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو کہ منقولہ ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ دو عدد طلائی کانٹے قیمت ساٹھ روپے۔ اور اور اڑھائی صد روپیہ مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اپنی وصیّت میں سے کوئی رقم ادا کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو تو وہ اس سے منہا ہو جائے گی۔ اگر مَیں کل رقم اپنی زندگی میں حصہ وصیت میں سے ادا نہ کرسکی۔ تو میرے مرنے کے بعد میرے خاوند حافظ محمد شفیق صاحب

۳۵۶- فہمیدہ اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب	}	مارچ ۳۹ء
۳۵۷- صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مختار احمد صاحب	}	مارچ ۳۹ء
۳۵۸- سلیمہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	}	مارچ ۳۹ء
۳۵۹- بیگم صاحبہ چوہدری سردار خان صاحب	}	جنوری ۳۹ء

بیرون ہند

۱- ڈاکٹر گوہر الدین صاحب۔ دسمبر ۳۸ء

۳- کشفی شاہ صاحب، سید محمد اشرف } مئی ۳۸ء

۵- بابو محمد عالم صاحب۔ دسمبر ۳۷ء

۶- ڈاکٹر لال الدین صاحب۔ دسمبر ۳۸ء

۷- محمد دین صاحب - اپریل ۳۷ء

۸- سنجان مشن باپولر - ستمبر ۳۸ء

۱۰- مسنز اے خان صاحب۔ دسمبر ۳۸ء

۱۲- شیخ محمد اصغر صاحب۔ اپریل ۳۹ء

۱۳- مسنز ایم، آر بنگالی۔ جنوری ۳۷ء

۱۴- امام مسجد صاحب۔ اکتوبر ۳۸ء

۱۵- الحاج ایف، آر حکیم۔ اکتوبر ۳۸ء

۱۶- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایم۔ ایس نواز خان صاحب۔ جنوری ۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے وصول کر لی جائے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اُسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :۔ امۃ العزیز بیگم بقلم خود قادیان۔

گواہ شد :۔ حافظ شفیق احمد خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد :۔ شیخ عبدالحمید احمدی آف ڈیرہ ڈون۔ محلہ دارالفضل قادیان۔

۵۳۵۶ منکہ رقیہ خانم زوجہ محمد افضل خان صاحب خورشید قوم باجوہ جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال تقریباً تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۸ء ساکن بکھو کے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸/۱۱ ا حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے مبلغ ۱۳۲ روپے بابت مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ایک سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ مالیتی ۴۵/- روپے۔ زیورات پونچیاں، کلپ، مندری تخمیناً چالیس روپے۔ اس کا ۱/۳ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان داخل کروں گی۔ کل میزان ۲۱۷/- روپیہ تقریباً ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان حقدار ہوگی۔ الامۃ۔ رقیہ خانم

گواہ شد :۔ میاں محمد لطیف محلہ دارالرحمت بقلم خود۔ گواہ شد :۔ محمد افضل خان خورشید خاوند موصیہ۔

۵۳۲۷ منکہ ہاجرہ زوجہ بابو محمد حنیف صاحب قوم شیخ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ذوالقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ بالکل نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
کلپ، چوڑیاں، کانٹے۔ انگوٹھیاں تین عدد، گھڑی
للعہ، ۱عہ، سہ، ہ، سہ
کل میزان۔ ۱۱للعہ۔ علاوہ ازیں میرا مہر پانسو روپیہ ہے۔ جو کہ ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میری اس ساری جائیداد کی مجموعی تعداد سات سو چالیس روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ساتویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور کوشش کرونگی کہ حصہ وصیت کردہ کو اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ نیز اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا مجھے آج کے بعد کوئی اور جائیداد حاصل ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی جسقدر حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کردوں وہ منہا کردیا جائیگا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ الامۃ :۔ ہاجرہ۔

گواہ شد :۔ محمد حنیف ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد :۔ ابو العطاء الجالندھری قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میز پوش کا درمیانی پھول

بشریٰ بیگم بنت قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی خوشنویس قادیان

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah